SENATE OF PAKISTAN

Senate Debates

Sunday, August 2, 1987

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at six of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ
شَهِيدًا عَلَىٰ هٰؤُلَاءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى
وَرَحْمَةً وَبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِينَ ۝٨٩ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ
وَإِيتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝٩٠ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ إِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا
تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ
إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۝٩١
(سورة النحل)

ترجمہ: شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ اسدن کو یاد رکھو جسدن ہم ہر امت میں سے خود ان پر گواہ اکٹھے کریں گے اور اے پیغمبرؐ تم کو ان لوگوں پر گواہ لائیں گے اور ہم نے تم پر ایسی کتاب نازل کی ہے کہ اس میں ہر چیز کا بیان مفصّل ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے۔ خدا تم کو انصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کو خرچ سے مدد دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور نامعقول کاموں سے اور سرکشی سے منع کرتا ہے اور تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد رکھو اور جب خدا سے عہد واثق کرو تو اسکو پورا کرو اور جب پکی قسمیں کھاؤ تو ان کو مت توڑو کہ تم خدا کو اپنا ضامن مقرر کر چکے ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اسکو جانتا ہے۔

SENATE OF PAKISTAN

Senate Debates

Sunday, August 2, 1987

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at six of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ
شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى
وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ۝ ٨٩ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ
وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ ٩٠ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدتُّمْ وَلَا
تَنقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ
إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۝ ٩١

(سورۃ النحل)

ترجمہ: شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ اس دن کو یاد رکھو جس دن ہم ہر امت میں سے خود ان پر گواہ اکٹھے کریں گے اور اے پیغمبرؐ تم کو ان لوگوں پر گواہ لائیں گے اور ہم نے تم پر ایسی کتاب نازل کی ہے کہ اس میں ہر چیز کا بیان مفصل ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے۔ خدا تم کو انصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کو خرچ سے مدد دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور نامعقول کاموں سے اور سرکشی سے منع کرتا ہے اور تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد رکھو اور جب خدا سے عہد واثق کرو تو اسکو پورا کرو اور جب پکی قسمیں کھاؤ تو ان کو مت توڑو کہ تم خدا کو اپنا ضامن مقرر کر چکے ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اسکو جانتا ہے۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : جزاک اللہ ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب جاوید جبار صاحب نے اپنی مصروفیات کی بنا پر ایوان سے ۲ اگست تا اختتام حالیہ اجلاس رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی درخواست منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : سید عباس شاہ صاحب بیرون ملک تشریف لے جا رہے ہیں، اس لئے انہوں نے ایوان سے ۲ تا ۲۲ اگست رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی درخواست منظور فرماتے ہیں ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب غلام فاروق صاحب اپنے طبی معائنہ کے لئے بیرون ملک تشریف لے جا رہے ہیں اس لئے انہوں نے ایوان سے ۲ تا اختتام حالیہ اجلاس رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی درخواست منظور فرماتے ہیں ۔

رخصت منظور کی گئی

جناب چیئرمین : جناب شیخ محمد اسلام صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا پر ایوان سے حالیہ مکمل اجلاس ، رخصت کی درخواست کی ہے، کیا آپ ان کی درخواست منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

PRIVILEGE MOTIONS

جناب چیئرمین : پریویلیج موشن جناب حاجی فرید اللہ خان صاحب۔

(i) *RE*: FAILURE OF WAPDA TO RESPOND TO THE LETTERS OF A SENATOR

ملک فرید اللہ خان : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ سینیٹ میں مندرجہ ذیل استحقاق کی تحریک پر غور کیا جائے ۔ وزیر اعظم پاکستان جناب محمد خان جونیجو نے ممبران سینیٹ اور قومی اسمبلی کی صوابدید پر دو عدد گاؤں کو بجلی دینے کے لئے محکمہ واپڈا کو گذشتہ سال ہدایات جاری کیں ۔ میں نے اس حق کا استعمال کرتے ہوئے علاقہ تکائی جنوبی وزیرستان ایجنسی اور کرک پائندہ خیل بنوں ایف آر کے نام تجویز کئے ۔ دو علاقہ جات کے لئے کام شروع کیا گیا لیکن بعد میں نامعلوم وجوہات کی بنا پر روک دیا گیا اور تا حال محکمہ

واپڈا نے کام بند کیا ہوا ہے جس سے علاقہ میں بے یقینی پائی جاتی ہے ۔ میں نے متعلقہ حکام کو کئی بار مطلع کیا اور خطوط بھی بھیجے لیکن انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ممبران پارلیمنٹ کے منصوبہ جات کو التوا میں ڈالنے سے عوام میں ان کی ساکھ بری طرح متاثر ہوتی ہے جبکہ اس ضمن میں جناب وزیراعظم واضح ہدایات دے چکے ہیں۔ لہذا واپڈا کے اس طرز عمل سے میرا استحقاق بری طرح مجروح ہوا ہے ۔

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Kazi Abdul Majid Abid: Yes. Sir.

جناب چیئرمین : کوئی اگر وضاحت کرنا چاہیں تو بے شک کر لیں ۔

ملک فرید اللہ خان : جناب والا ! گذشتہ سال وزیر اعظم پاکستان نے ہمیں ایک ایک گاؤں کے لئے بجلی کی منظوری دی اور انہوں نے ایک طریقہ کار بھی وضع کیا جس کے تحت ہم نے محکمہ واپڈا کو ان گاؤں سے مطلع کیا جن کے لئے بجلی کی ہم نے پرپوزل دی تھی جناب والا ! میں نے ایک گاؤں جنوبی وزیرستان میں تجویز کیا اور اس کے لئے کام بھی شروع کیا گیا لیکن بیچ میں وہ کام روک دیا گیا جب میں نے واپڈا والوں کو خطوط لکھے تو انہوں نے پہلے تو کوئی جواب نہیں دیا اور جب میں نے سینیٹ میں یہ تحریک استحقاق پیش کی تو انہوں نے ایک خط بھیجا جس میں مطلع کیا گیا کہ ان سکیموں کے لئے جو estimated cost ہے اس کا پانچ فیصد اس سکیم کے اوپر ایک سال میں خرچ کریں گے اب یہ صورت حال ہے کہ اس سکیم کے اوپر واپڈا والے عمل کرتے ہیں تو ایک گاؤں کو ۲۰ سال میں وہ بجلی پہنچائیں گے۔ تشکائی کے لئے انہوں نے جو estimate بنایا وہ ۲۰ لاکھ روپے سے بھی زیادہ ہے اور پانچ فیصد وہ ایک سال میں دیتے ہیں تو یہ معلوم نہیں کہ وہ یہ منصوبہ کتنے سالوں میں پایۂ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ جناب والا ! میری گزارش یہ ہے اس علاقے کے عوام کو یہ تو معلوم ہو گیا کہ سینیٹر یا نیشنل اسمبلی کے ممبر کی پرپوزل پر اس گاؤں کے لئے انہوں نے کام شروع کیا لیکن اس کام کی تکمیل ہوتی نظر نہیں آتی ہے ...... (مداخلت)

جناب چیئرمین : وضاحت اس بات کی کریں کہ اس سے آپ کا استحقاق کیسے مجروح ہوتا ہے؟

ملک فرید اللہ خان : جناب پریویلج اسطرح مجروح ہوتا ہے کہ جب واپڈا کو ہم نے خطوط بھیجے تو انہوں نے جواب نہیں دیا اور ان کا جو طرز عمل ہے وہ ہتک آمیز ہے

[Malik Faridullah Khan]

اور اس سے ہماری تضحیک کی گئی ہے اس سے واضح استحقاق مجروح ہوتا ہے جب حکومت ہمیں ایک رعایت دیتی ہے اور وزیراعظم اس کے لئے ہدایت دیتے ہیں تو کیوں وہ اس پر عمل نہیں کرتے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ وہ پہلے سے کہہ دیتے کہ ان گاؤں کو ہم بجلی نہیں دے سکتے یا اس کی ضرورت نہیں ہے تو ہم یہ منصوبہ جات نہ دیتے اس صورتِ حال سے واضح طور پر ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے ہمیں ایک حق دیا گیا ہے کہ بحیثیت ممبران پارلیمنٹ آپ ایک گاؤں تجویز کر سکتے ہیں اس کے باوجود جب وہ ہمیں اس حق سے محروم رکھتے ہیں تو اس سے ہمارا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین :۔ جناب قاضی صاحب۔

قاضی عبدالمجید عابد: شکریہ! چیئرمین صاحب، میں اپنے معزز سینیٹر، حاجی صاحب کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ ان کا اور ان کے استحقاق کا حکومت کو پورا پورا احساس ہے مگر اس معاملہ کو اگر یہاں لانے کی بجائے وہ مجھ سے ایوان سے باہر بات کرتے تو بہتر تھا۔ کیونکہ درحقیقت یہ ان کا استحقاق بنتا نہیں ہے، اور یہاں پر اسکی ایڈمیسیبلٹی بھی questionable ہو جائے گی۔ معاملہ یہ ہے کہ انہوں نے ایک خط واپڈا کو لکھا ہے کہ میرا فلاں گاؤں الیکٹریفائی کر دیا جائے واپڈا والوں کے پاس اس کے دلائل ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ ایک گاؤں نہیں ہے بلکہ چار گاؤں ہیں میں حاجی صاحب کی خدمت میں یہی گزارش کروں گا کہ یہاں وہ اس معاملہ پر زور نہ دیں اور ایوان سے باہر بیٹھ کر مجھ سے بات کرلیں میں ان سے پورا تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں میں یہ خود دیکھوں گا کہ واپڈا کے خلاف ان کی جتنی بھی جائز شکایات ہیں، ان کا سدِ باب کیا جائے تاکہ آئندہ کے لئے ان کو کسی قسم کی کوئی ایسی شکایت پیدا نہ ہو۔ کوئی شکایت تو پیدا ہو سکتی ہے لیکن میں یہ کسی طرح سے بھی نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کا استحقاق ہے کیونکہ یہ استحقاق نہیں بنتا جس کا کہ اس ایوان میں بیٹھ کر فیصلہ کیا جائے۔ ایوان سے باہر میں بالکل ان کی ہر طرح سے مدد کروں

گا اور ان کی جائز تکالیف کو دور کرنے کی کوشش کی جائے گی اور جائز ضروریات کو پورا کرنے کی حتی الوسع کوشش کی جائے گی۔ مجھے یقین ہے کہ اس یقین دھانی کے بعد حاجی صاحب اس پرِیولیج موشن پر زور نہیں دیں گے۔

جناب چیئرمین : حاجی صاحب بہت فراخ دل آدمی ہیں، وہ اس کو پریس نہیں کریں گے۔

ملک فرید اللہ خان : جناب چیئرمین! میں جناب قاضی صاحب کا ازحد مشکور ہوں کہ انہوں نے یہ یقین دھانی کرادی ہے۔ ہم ان کی انتہائی عزت کرتے ہیں، بزرگ آدمی ہیں اور ہمیں ان سے یہ توقع ہے کہ وہ ہمارے مسائل حل کرینگے کیونکہ اگر ایک طرف دیکھا جائے تو صوبائی ممبران کو چھ چھ گاؤں کو بجلی فراہم کرنے کا استحقاق دیا گیا ہے اوران کے کام بھی مکمل ہو چکے ہیں جب کہ ہمارا صرف ایک گاؤں ہے۔ اب انہوں نے یقین دھانی کرا دی ہے۔لہٰذا میں اپنی تحریک پر زور نہیں دوں گا۔

جناب چیئرمین : شکریہ ۔ ناٹ پریسڈ ، اگلی تحریک ، مولانا کوثر نیازی صاحب نمبر ۱۳۔

(ii) *RE:* PERMISSION GRANTED TO LT. GEN. (RETD.) FAZL-E-HAQ TO TAKE PART IN POLITICAL ACTIVITIES BEFORE THE EXPIRY OF PERIOD OF TWO YEARS OF HIS RETIREMENT FROM MILITARY SERVICE.

مولانا کوثر نیازی : جناب چیئرمین! میری تحریک کا متن یہ ہے کہ اخبارات کی اطلاع کے مطابق سابق گورنر سرحد جنرل فضل حق کو حکومت نے سیاست میں حصّہ لینے کی اجازت دے دی ہے جبکہ آئین کی دفعہ ۶۳ کے تحت دو سال تک وہ اس کا استحقاق نہیں رکھتے کیونکہ ابھی انہیں ریٹائر ہوئے دو سال کا عرصہ نہیں ہوا صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ نے بھی اس خبر کی تصدیق کر دی ہے اور کہا ہے کہ ایسا ان کے مشورے پر کیا گیا ہے آئین کے

[Maulana Kausar Niazi]

تحت صدر یا وزیر اعظم کو یہ اختیارات حاصل نہیں ہیں کہ وہ کسی کو اس طرح کی اجازت دے سکیں۔ لہٰذا آئین کے خلاف اس حکم سے اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے جو آئین ساز بھی ہے اور آئین کا محافظ بھی ہے۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ اس مسئلے پر ایوان میں غور کیا جائے۔

Mr. Zain Noorani: Opposed Sir.

جناب چیئرمین ! اگر آپ وضاحت کرنا چاہتے ہیں تو ارشاد فرمایئے۔

مولانا کوثر نیازی : جناب چیئرمین! جہاں تک جنرل فضل حق صاحب کا تعلق ہے، وہ ہمارے محترم دوست ہیں، میرے ان سے ذاتی تعلقات بھی ہیں وہ ایک باصلاحیت آدمی ہیں میں ان کی قدر کرتا ہوں لیکن مسئلہ شخصی نہیں ہے جیسا کہ میں پہلے بھی بارہا عرض کر چکا ہوں، اصولی اور آئینی ہے۔ اور اگر کسی کے ضمن میں بھی غیر آئینی اور غیر اصولی حرکت سامنے آئے تو اس ایوان کے اراکین کا فرض ہے کہ وہ اس کا نوٹس لیں جس آئین کی دفعہ کا میں نے حوالہ دیا ہے جناب چیئرمین ! اس کے الفاظ یہ ہیں۔

> He has been in the service of Pakistan or of any statutory body or any body which is owned or controlled by the Government or in which the Government has a controlling share or interest unless a period of two years has elapsed since he ceased to be in such service.

یہ disqualification کے متعلق قواعد ہیں جب تک دو سال سروس کے بعد کا عرصہ مکمل نہیں ہو جاتا اسے اس وقت تک الیکشن کے لئے disqualify کیا گیا ہے تو ظاہر ہے کہ سیاست میں بھی وہ اس لئے حصہ نہیں لے سکتا کہ اس کا ultimate goal الیکشنز ہیں اور دو سال کا عرصہ گزر جانے کی شرط لگانے کا فلسفہ جو سمجھ میں آتا ہے وہ یہ ہے تاکہ ایسا آدمی سیاست کے اندر اپنے ان کنکشنز کو استعمال نہ کر سکے جو کہ اس کو سروس کے اندر رہتے ہوئے حاصل تھے۔ اب اگر ایک شخص کے بارے میں یہ کہا جائے کہ اس کو الیکشن لڑنے کی اجازت نہیں دی گئی اسے تو صرف سیاست میں

حصہ لینے کی اجازت دی گئی ہے تو اس سے اس آئین کی دفعہ کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ آرمی ایکٹ کے تحت اس طرح کی پابندی ہے، اس کے بارے میں مجھے علم ہے کہ پنشنر رولز کے اندر بھی یہ پابندی ہے کہ اگر کوئی پنشنر سیاست میں حصہ لینے لگے تو اس کی پنشن ختم ہو جاتی ہے ہم نے اس کو یہ اجازت دی ہے۔ جو جناب چیئرمین! پاکستان کی تاریخ میں منفرد واقعہ ہے آج تک کسی جرنیل کو دو سال گزر جانے سے پہلے یہ اجازت نہیں دی گئی، کسی فوجی افسر کو بھی یہ اجازت نہیں دی گئی ہے یہ انہونیاں اس دور میں ہونی شروع ہوئی ہیں کہ اب یہ ایسے معاملات سامنے آنے لگے ہیں جو آئین اور قواعد کی روح کے منافی ہیں۔ اس لئے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ شخصیات سے بالاتر ہو کر اس خلاف ورزی پر اور آئین اور اس کی روح کی خلاف ورزی پر آپ غور فرمائیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ! جناب زین نورانی۔

Mr. Zain Noorani: Sir, first of all, let me say that the honourable Senator is so eloquent that half the time despite knowing that whatever is being said is not according to the Constitution and the rules, he has tried that I am tempted to believe what he says. As far as my opposing is concerned, the honourable Senator himself has accepted the fact that the provision of the Constitution which he has quoted does debar a person from taking part in politics or being permitted to take part in politics. Article 63 lays a bar only on his seeking election to the *Majlis-e-Shoora* and so on. So, already the honourable Senator himself knows that no violation of the Constitution has taken place.

Now, what would be the result of it is a different matter. He also has information that this permission has been given under the Army Pensioners Regulation. Now Sir, whether other Generals have asked for this permission or not, I do not know but if other Generals have not sought the permission or if other Generals have not been given permission that does not make this act an illegal act. In any case, it is a fact that General Fazl-e-Haq asked for and received permission from

[Mr. Zain Noorani]

the Ministry of Defence on the 8th June, 1987, under the provision of the Army Pensioners' Regulation. Now, therefore, as a privilege motion it has no legs to stand on because it neither violates the Constitution nor any other requirements which would make it admissible for a privilege motion. I thank you, Sir.

مولانا کوثر نیازی :- جناب والا! میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ جب یہ اجازت دی گئی تو اخباروں میں بہت دھوم دھڑکا ہوا کہ سیاست میں ان کو حصہ لینے کی اجازت دے دی گئی ہے پہلے ہی سے اگر آئین کے تحت کسی کو حصہ لینے کی اجازت ہے، تو پھر اس بخشش کا اتنے دھوم دھڑکے سے اعلان کے کیا معنی ہیں۔

دوسری بات جو میں نے عرض کی کہ آج تک پاکستان کی تاریخ میں ایسا واقعہ نہیں ہوا۔ اس پر جناب زین نورانی نے کوئی روشنی نہیں ڈالی۔

تیسری بات جو میں نے عرض کی کہ یہ دفعات کیوں رکھی گئی ہیں اس لیے کہ اپنے connections کا وہ فوجی افسر فائدہ نہ اٹھا سکے۔ یہ اس آئین کی روح کے منافی ہے اس کے اس پہلو پر بھی انہوں نے کوئی اظہار خیال نہیں کیا۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب والا......

جناب چیئرمین : جی فرمائیے۔

جناب محمد طارق چوہدری : میں جناب مولانا کی اطلاع کے لئے اور ریکارڈ درست کرنے کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسی دور میں اس طرح کی اور بھی بہت ساری انہونیاں ہو چکی ہیں مثلاً طارق کمال نیازی اور اس طرح کے دوسرے لوگوں کو سیاست میں حصہ لینے کی پہلے اجازت دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین : شکریہ!

Mr. Zain Noorani: Sir, first I will answer the first point raised by Maulana. I presume that he did not understand what I said that the restriction under the Pak Army Pension Regulation which says that no pensioner including a recipient of *ex-gratia* award of pension can within a period of two years of his retirement or dismissal, removal

from the service take active part in politics except with the permission of the Government. So, therefore, it was under this, that the General applied, and it was under this pension that permission was given to him. As for the intention of the framers of the Constitution may be what the honourable Senator says could be true but if that was the case then I am afraid the framers of the Constitution should have added in that where they prohibit his taking part in elections of the *Majlis-e-Shoora* etc. they could have said and "also taking part in politics" which they have not done. Therefore, to put this idea that this was the intention is far beyond our scope. I thank you, Sir.

Mr. Chairman: Thank you. A retired Government servant which includes army pensioners also suffers from two disabilities, one is constitutional, the other is administrative. Maulana Sahib has referred to the constitutional disability quite correctly but Article 63(1) simply provides that a person shall be disqualified from being elected or chosen and from being a Member of the *Majlis-e-Shoora* (Parliament) if he suffers from any of the disqualifications mentioned in clause (a) to (p). Now, that includes clause (k) also which means that within a period of two years he cannot participate in elections. Now, to merely allow him to take part in politics does not amount to removing the constitutional disqualification. So, patently the motion is based on an erroneous assumption. The other disability from which the pensioner or a retired Government servant suffers that is provided in Article 351 (2) of the Civil Servants Regulations which says that within a period of two years from the date of his retirement he cannot take part in any election or engaged in any political activity of any kind, except with the previous sanction of the Central Government. Now, that law itself provides that he can participate or take part in political activities but with the permission of the Government and Mr. Fazl-e-Haq was granted permission to take part in political activities under the aforesaid section of Civil Servants Regulations which is also applicable to Army pensioners. So, the Prime Minister had the power under the law itself to grant permission to General Fazl-e-Haq to take part in politics under the aforesaid regulation and this power has been validly exercised, it is neither, therefore, unconstitutional nor illegal. The motion is ruled out.

Next Mr. Ahmed Mian Soomro.

(iii) FAILURE TO FURNISH INFORMATION REQUIRED BY A SUB-COMMITTEE OF THE SENATE

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, I ask for leave to make a motion of a breach of privilege occasioned by the Ministry of Petroleum and Natural Resources in demanding the Charter of sub-committee set up by the Standing Committee on Petroleum and Natural Resources. This demand is contained in letter No. NG-7(95)/86, dated 16-7-1987.

Sir, this arose when certain questions and queries were required from them in respect of a matter which was for inquiry and consideration by the sub-committee of this Senate, Sir.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Ch. Nisar Ali Khan: Opposed.

Mr. Chairman: If you want to say anything in elaboration or explanation of it, please do.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, today we are considering something which really is of a serious nature concerning the powers of the Senate and how far the bureaucracy is prepared to accept it and it shows the cheekiness of the bureaucracy concerned. When a committee has been set up and it is holding its deliberations and certain information is required, the Ministry writes to say:

> "The undersigned is directed to refer to the Senate Secretariat No. so and so on the above subject,

(which is sub-committee of the Standing Committee on Petroleum and Natural Resources) and to say that,

> the requisite information is being collected from the concerned quarters. In the meantime we request that a copy of the Charter of the Titles Standing Committee may kindly be supplied to this Ministry on immediate basis."

To this, Sir, the Secretariat has given a reply that:

> "The undersigned is directed to refer to your O.M. No. so and so and to say that there is no Charter of Standing Committees. Your attention is however drawn to Chapter 15, Rules 137 to 174 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1973 framed by the President of Pakistan under Article 67 clause (2) of the Constitution which laid down the detailed procedure and power of the Standing Committee of the Senate. Your attention is also drawn to Rule 173, clause (2) and 138 under which a Standing Committee has the power to deal with the subjects assigned under the Rules of the Allocation and Transaction of Business of Government to the Ministries or Divisions with which it is concerned or any other matter referred to it by the Senate and under Rule 158 clause (1), a committee has also the power to require the attendance of corporations, of persons or the production of papers or records if such course is considered necessary for the discharge of its duty. No authority or organization in Pakistan can question the House or its Standing Committee's power in this behalf."

Sir, the Committee felt it necessary to call for certain information from the Ministry. It was alleged that certain agreements that were entered into were not correctly implemented causing very huge losses to Government and instead of sending those particulars the reply has been sent which I have already read out to you, I am surprised that the Minister of State for Petroleum instead of trying to protect the dignity and privileges of this House has opposed it. Sir, this is a very important issue which requires to be gone into for future precedence. The Senate is not too powerless to ask for any details about any matters before it and the Ministries cannot have the cheekiness to question their authority. I think the proper thing, if they had any doubt, was to refer it to you, Sir, and inquire whether they had to give it or not and not the answer in which they have replied to our letter. I, therefore, feel Sir, that the dignity of this House is at stake. If this House is going to be reduced to this extent where even a Deputy Secretary can ask us to show authority on which we are asking them for some information it will be reducing this House to such an extent where it is not worth functioning at all, Sir.

Mr. Chairman: Thank you. Jenab Nisar Ali Khan Sahib.

Ch. Nisar Ali Khan: Sir, I oppose this privilege motion because it is obviously based on a misunderstanding. You would recall from the statement read out by the honourable Senator that nowhere has the Ministry questioned or challenged the jurisdiction of the sub-committee to ask for this information. Nowhere have we refused this information. What the nature of the query was that the Ministry put a query not to the sub-committee, not to the honourable Senator but to the Senate Secretariat. I think the misunderstanding arose, because they wanted a Charter, they wanted to know the rules, they wanted to know the powers of the sub-committee and they attached it to this query. Now, as far as this particular issue was concerned Sir, as far as the question which the sub-committee had put up to the Ministry was concerned Sir, it related to a public statement which I had never made. It related to a statement made, I think, in one of the Karachi newspapers of which I was not even aware. it had put me in a situation where I was never even present. So, in no way I think this query has questioned the jurisdiction of the sub-committee Sir, it is based on a misunderstanding. In no way it breaches the privilege of the sub-committee or of the honourable Senator. Thank you, Sir.

Mr. Chairman: Would you like to say anything?

Mr. Ahmed Mian Soomro: Yes, Sir. I am really surprised. by the reply given to my privilege motion and the explanation given about it by the honourable Minister of State for Petroleum. Instead of apologizing to the House for the breach of privilege and for the insult caused to the committee of the House rather, he has tried to defend it. What else can he ask. I think the proper procedure is that he will not ask the Chairman of the Committee or the Chairman of the Senate. The procedure is that he will come through the Secretariat and he has asked the Secretariat and asking for a Charter amounts to saying that "who the hell are you to ask us these questions". That is really what it amounts to. I am really surprised that the Government instead of trying to protect the honour of this House is trying to protect the bureaucracy which is challenging the authority of this House even. I, therefore, feel that this is a fit case for being referred to the Committee on Rules and Privileges to be examined and to submit their report to this House, Sir.

Ch. Nisar Ali Khan: Sir, you just kindly allow me?

Mr. Chairman: Yes.

Ch. Nisar Ali Khan: Sir, nowhere have we, as I said, questioned the jurisdiction of this committee Nowhere have we put this condition that only after the Charter is provided to us we will give this information. It is very clearly pointed out that the information is being collected and obviously when the information is being collected, it means that as soon as it is collected we will put it up before the sub-committee. Nowhere has this condition been put that unless and until you provide us the Charter we will not provide you the information you asked for.

Mr. Chairman: Well, in a way this is true that there has been no direct or obvious refusal of the information itself but I think somebody is forgetting that this is the type of information which an honourable Member could even ask in the form of a question and every Division of the Government and every Government servant including the Ministers were bound to supply that information.

Now, here is a sub-committee of the Standing Committee of this very House asking for an information. The usual channel of asking for information is either, as I said, in the form of question directly put to a Minister or in the form of a requisition from the sub-committee. That requisition can go to the Ministry only through the Secretariat and when the Secretariat of the Senate had asked for this information I think the Ministry was duty bound to supply this. Now, it is true that it has not been blatantly said that we refused to furnish the information till such time that we have examined your charter. The charter of the Senate is also something alongwith the rules and regulations which the Ministries can take, what may be called in some other context judicious notice of. Is the Ministry not aware of what the Standing Committees are supposed to do ? Are the Ministries not aware what their charter is ? If they are not, this particular individual, whoever he is, he could have asked his Minister who is supposed to be more conversant with the rules and regulations and he could have been educated on the subject. Ostensibly you are right that the information was not refused but I think in the letter he says that "this is being collected from the

[Mr. Chairman]

concerned quarters". The information was about the leakage of gas. I think the STAR reports major gas leak and this gentleman in the letter describes himself as Deputy Director (Gas). Now, which are the concerned quarters outside his jurisdiction from which he is collecting this information. This is really the point.

So, obviously he may not have said in so many words but I think he was questioning the authority of the Senate Secretariat asking this information on behalf of the Standing Committee of the Senate very legitimately and very correctly. I think some bureaucratic mind, as honourable Mr. Soomro described it, has been at work which I do not think is correct. Whether it amounts to a breach of privilege or no, I am not in a position to say but *prima facie* I think it does appear that it has tried to lower the dignity of this House which is one of the grounds on which privilege motions are admitted. So *prima facie* I hold it in order and if Mr. Soomro wants it could be referred to the Privileges Commttee.

Mr. Ahmed Mian Soomro: I request that I may also be put on the Privileges Committee for this purpose.

Mr. Chairman: Firstly you move that it be referred to the Privileges Committee.

Mr. Ahmed Mian Soomro: I move that this privilege motion may be referred to the Standing Committee on Privileges.

Mr. Chairman: Well, it is so referred and I think Mr. Soomro would also be there because the mover is automatically invited.

This brings us to the end of the privilege motions.

Do we take the adjournment motions now or take them up after Maghrib prayers ?

Mr. Ahmed Mian Soomro: Take them now, Sir. Let us finish with it, Sir.

Mr. Chairman: I think there are still 15 minutes.

Maulana Kausar Niazi: Point of order, Sir.

Mr. Chairman: Yes please.

مولانا کوثر نیازی: جناب چیئرمین! آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے اور یہ عرصہ دراز سے ہو رہا ہے کہ اس کے اندر جو ایجنڈے کی ترتیب ہوتی ہے اگرچہ وہ قواعد کے مطابق ہے لیکن اس کی وجہ سے ایک عملی دقت یہ پیش آتی ہے کہ بعض items کی نوبت ہی نہیں آتی کہ وہ زیر بحث آئیں۔ مثال کے طور پر میں عرض کروں گا کہ سال بھر سے آپ جانتے ہیں کہ اس ایوان نے کوئی ریزولیوشن پاس نہیں کیا اس کا سبب یہ ہے کہ ریزولیوشن تک پہنچنے کا موقع ہی نہیں آتا۔ قواعد کے ضمن میں اگر آپ اس کو by rotation رکھیں کہ کبھی لیجسلیشن پیچھے چلا جائے ریزولیوشن پہلے آجائے۔ تحریکات پہلے آجائیں تو اس طرح موشنز بھی زیر بحث آ سکتی ہیں، ریزولیوشن بھی۔ اور جہاں تک پاور کا تعلق ہے جناب چیئرمین، آپ اپنی پاورز کا ہم سے زیادہ ادراک رکھتے ہیں لیکن دفعہ ۲۳۰ کے تحت یہ ہے کہ

"230. All matters not specifically provided for in these rules and all questions relating to the detailed working of these rules shall be regulated in such manner as the Chairman may, from time to time, direct".

آپ اس سلسلے میں authorized ہیں کہ اس طرح کے آپ ڈائریکٹو جاری فرمائیں کہ جس سے اس طرح کا ایجنڈا مرتب ہو، تاکہ تمام آئٹمز کے ساتھ انصاف ہو سکے۔ شکریہ۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: May I say a few words?

Mr. Chairman: Yes please.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, I would very humbly submit that as in the case of West Pakistan where I was Deputy Speaker we had a procedure that every alternate Day of Private Members one used

[Mr. Ahmed Mian Soomro]

to be for Bills and the next one used to be for Motions and Resolutions. So, if you would be pleased to adopt that procedure by having alternate days for both these, I think you would be able to deal with all the concerned matters which come up on Private Members' Day.

Mr. Chairman: I have before the start of the present session examined this matter. I am conscious that this is one of the difficulties which is coming in the way of proper functioning of the Senate but when the rules are not all that categorical and I think if we refer to some other provisions of the rules they do provide that legislation should have precedence and then some thing else should have precedence over some thing else but even if that difficulty can be surmounted, the difficulty before me this time was that unless we know in advance a calendar of sittings of the House, it is impossible to regulate the business in the manner which Maulana Sahib is suggesting.

I have every sympathy with that approach. We should have provided for an opportunity for resolutions also to be moved and for that I wanted to draft some temporary rules or injuctions or whatever you may call them and bring them to the House for your approval but then I was not sure whether the day would come even of a Private Members Day this time because initially we were told that might be the session prorogued on Thursday. Then, it was said that 'no', it may be Monday or it may be Tuesday. I still do not know when it is going to be prorogued. Unless we know it in advance, we cannot regulate the business of the House in the manner it is proposed.

Now supposing, I will give you an example, the session lasts only for ten days and so far I think the two or three sessions that we have held this year they have not been more than ten days, in that there would be one Private Members Day. Now, how do you regulate the business that on one Private Members Day it should be the Bills which should be considered and on the next Private Members Day (when we do not know when the next is coming) it would be Resolutions. That is why I was requesting Mr. Wasim Sajjad to give a calendar of the sittings. We have now a sittings calendar with us and in the light of that we would, I think, at the time of our next meeting bring some suggestions for your consideration and approval more or less in line with what is being proposed by the House. But this was one of the difficulties.

Maulana Kausar Niazi: Thank you Mr. Chairman.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, we have already given a tentative calendar of sittings to the Secretariat and as far as this question is concerned we can discuss it and if you and the honourable Members of the House so desire we could so sort it out that let us say, one day we have legislative business and the next Private Members Day, whenever it comes, should be set apart for Resolutions and the next Private Members Day, whenever it comes, we could have other motions. In that order it could be, I think, worked out if the honourable Members and you, Sir, agree.

Mr. Chairman: To do justice to the entire business, the categories of business are so large that it was not possible to do it within a session of seven or ten days. There are Bills, there are Resolutions, there are motions under Rule 187 and I think there are one or two other categories of business also which have to be considered. So, when it comes to rotation we will have to provide for rotation of all that business and it might mean that a Private Member's Bill if it is not taken up on a particular Private Members Day may have to wait for almost six months before its turn would come up. So, these are some of the practical difficulties but we are applying ourselves to it and in the light of whatever we think would be appropriate we will come to the Hosue and seek your guidance and then frame the rules or change the rules accordingly. Thank you.

Mr. Ahmad Mian Soomro: Sir, since the *Haj* is being performed tomorrow in Arabia will we still be required to sit before *Eid?*

Mr. Chairman: Pardon.

Mr. Ahmad Mian Soomro: *Haj* is being performed tomorrow in Arabia. So, Sir, I think, everybody would like to go home and they can call the session earlier even if they want. They should prorogue today Sir.

Mr. Chairman: Tomorrow.

Mr. Ahmad Mian Soomro: Today Sir.

Mr. Chairman: Well. This is for the Government. I have no authority to prorogue.

Mr. Ahmad Mian Soomro: Yes Sir, I am appealing through you to the Government that tomorrow is *Haj* and let people go to their homes.

Mr. Chairman: But it is not necessary. *Haj* is never observed as a holiday.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, even if Mr. Ahmed Mian Soomro wants, to fly I do not think he can perform Haj tomorrow. Therefore, let us proceed according to plans and we will prorogue tomorrow Sir.

Mr. Chairman: Right. The *Haj* would be after *Zohar* prayers and by that time I think the session would be over considering the time difference. So, on the television you can see the *Haj* ceremony alright. There would be no difficulty about that.

ADJOURNMENT MOTIONS

Mr. Chairman: Adjournment motions. The first one stands in the name of Mr. Javed Jabbar. I think ; he is on leave today. So, probably it will have to be postponed.

Mr. Wasim Sajjad: If he has asked for it otherwise it will be dropped Sir.

Mr. Chairman: He has asked for leave and leave was granted by the House. So, automatically his business also will have to be postponed.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, my adjournment motion is also on the same subject on the drugs and JPMC and both were admitted.

Mr. Chairman: No, this is 'removal of cash from the postal packets' and its articles. That is separate. Are you on a point of order or what?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: Sir, if the honourable Member does not want to move it that is different matter but I am ready for it.

Mr. Chairman: No, the honourable Member is not in the House, that is the difficulty.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: Sir, do you want to adjourn it or do you want to........

Mr. Chairman: I want to adjourn it. Because he has asked for leave and the House has been gracious enough to grant him leave.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: I agree Sir.

Mr. Chairman: Professor Khurshid Ahmed's is the next one, 'adjournment motion' No. 22, the total loss of Rs. 29 billion suffered by five nationalized banks, this probably will lapse because he has not asked for leave. but......

Mr. Wasim Sajjad: He is on boycott Sir.

Mr. Chairman: Reason of boycott, this is what I am saying so it would......

Mr. Wasim Sajjad: it is totally un-Islamic.

Mr. Chairman: Next, Mr. Ahmed Mian Soomro, 'on the Kamalia Paper Mills'. I never thought that you had such a vital interest in paper mills.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, suppose I have interest.

(i) *RE:* KAMALIA PAPER MILLS PROJECT AND RELEASE OF FUNDS

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, this House do adjourn to discuss a matter of urgent public importance and recent occurrence,

[Mr. Ahmed Mian Soomro]

namely the failure of the National Development Finance Corporation, to release the funds for the Kamalia Paper Mills Project. The delay is causing loss to the public exchequer due to rising costs (as reported in 'the Muslim' dated the 12th May, 1987). I have attached the copy of 'the Muslim' relating to this.

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Sir, I oppose it.

Mr. Chairman: Opposed. Would you like to say something?

Mr. Ahmad Mian Soomro: Sir, when this project of Kamalia paper Mills was originally sanctioned, the estimates were 1/3rd of what now they have as revised figure. The National Development Finance Corporation had first given a clearance that it was a feasible project. But now at present it seems on account of certain influences working on them that they have now changed their mind with the result that this project whcih stands sanctioned is held up for want of funds. It is being delayed and the cost is going up a number of times. With the result that the exchequer is being burdened by this delay which is unnecessary Either they sanction it or they say it is not sanctioned. Having sanctioned it and delaying the release of funds is causing a heavy loss to the exchequer of the country Sir.

Mr. Chairman: But how does it become a matter for adjournment of the House?

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, it involves billions and billions of rupees if that is not a concern for the House then whose it is?

Mr. Chairman: Well, I think, I will request the honourable Minister to explain this. But is this the responsibility of this House to go into the question of loans by commercial banks or by financial institution.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, it is a project in the public sector.

Mr. Chairman: May be, it is in the public sector but public and private sector are treated by the banks alike in the matter of loans......

Mr. Ahmed Mian Soomro: If they have sanctioned it, now what makes them not to release.

Mr. Chairman: The banks have their own charter and they have to go alongwith that.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, they had originally okayed it.

Mr. Chairman: Anyway, I think this is for them.

میاں محمد یٰسین خان وٹو : جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ یہ recent occurrence کا معاملہ نہیں ہے۔ دوسری بات جناب والا! میں عرض کروں گا کہ جب اتنے بڑے پروجیکٹس ہوتے ہیں ان پروجیکٹس کی فیزیبیلٹی دیکھی جاتی ہے جن اداروں نے ان کو فنانس کرنا ہوتا ہے۔ انہوں نے سارے پہلو دیکھنے ہوتے ہیں اس وقت این ڈی ایف سی میں اور پی آئی ڈی بی میں کچھ چیزوں پر اختلاف رائے ہے جن کے بارے میں کوشش کی جا رہی ہے اور ہم اس کو سارٹ آؤٹ کر رہے ہیں، اگر میرے فاضل دوست کہیں تو میں ان کی تفاصیل بھی بیان کر سکتا ہوں لیکن ان تفاصیل کے بیان کرنے میں میرے خیال میں کوئی خاص فائدہ نہیں ہو گا اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جن جن چیزوں پر ان کے اختلافات ہیں ان کو سارٹ آؤٹ کر لیا جائے اور گورنمنٹ کو اس امر کا احساس ہے اور اس سلسلے میں مناسب اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

جناب احمد میاں سومرو : اس امر کی کچھ تفاصیل بھی تو بتائیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : تفصیلی طور پر اگر آپ اس سلسلے میں جاننا چاہیں تو جناب

The factual position is that the project was approved by the ECNEC at a cost of Rs. 2657 million including foreign exchange components of Rs. 1669 million in its meeting on 5th September, 1985 subject to certain conditions. The ECNEC further decided that the financing institutions should examine the economic viability of the project on merit before financing it and that the approval by the ECNEC would

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

not constitute any commitment in this regard. The National Development Finance Corporation which is a leading financing institution for this project has pointed out a number of important issues regarding the project which need to be resolved before issue of the letter of Intent. These are; PIDB is a defaulter of NDFC and under the contractual agreements of NDFC with multilateral agencies like the World Bank and the Asian Development Bank. NDFC cannot finance any defaulting part. This by itself is a very important thing.

اسی طرح بینکوں کے بارے میں بھی کچھ سلسلہ ہے ہم ان ساری چیزوں کو sort out کر رہے ہیں۔

There are other matters also — the size of the project, the newness of the technology and the fact that ECNEC has decided that financing institutions should scrutinize the economic viability of the project on merit before financing it. A careful approach is warranted and scrutiny of the project with a view to preventing wasteful utilization of scarce national resources. The following conditions need to be fulfilled before commitment of funds by nationalized commercial banks is allowed. PIDB should arrange. 15% of foreign currency component of the project cost in addition to a sum of about Rs. 555 million for deposit to the lending institution. For this purpose PIDB shall have to line up funds from Punjab Government as well as from its own resources. PIDB and the Punjab Government should take concrete measures for settlement of stuck up overdues of the banks and the financial institutions relating to various PIDB's projects. Although the contractor has issued clarification regarding plant performance test etc., clarification relating to production capacity in pulp bagasse ratio should be put in the form of a legal document which should have the force of supplementary guarantee. Kamalia Paper Mills should sign an agreement with Kamalia and Patokee Sugar Mills to ensure uninterrupted future supply of the bagasse at workable prices. So, these are some of the points which are in dispute between NDFC and the PIDB and the matter is being sorted out. The Government is already conscious of the fact and we are at it and we are trying to sort it out.

The matter is not of recent occurrence, so this does not fall under the adjournment motion. This may be ruled out of order. This is for explanation please.

Mr. Chairman: Mr. Ahmed Mian Soomro.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, I will not press the motion but I would like to know whether on account of this explanation the Government would reject the project or take it to an end.

Mr. Chairman: Since you are not pressing the motion, I think, it does not require any further discussion. But for your information, I would like to state that banks, as I was saying, are the custodians of public money. They cannot throw away this money without satisfying themselves first that the money would be properly spent. They cannot give a loan or extend a loan under that charter which the Government or this House or whatever law we have given them, They function under that charter unless the man is not a defaulter, this is one of the conditions. The third condition would be that they are prepared to offer reasonable security acceptable to the bank and these matters: 1. by their nature, they take time, 2. if a client is not prepared to comply with those statutory conditions so to say, on the basis of which the bank extends loans. Then I think, we cannot pressurise and it would not be a correct policy on the part of the House to pressurise the banks to extend loans. Because ultimately those very banks would be hauled up by this House for having played ducks and drakes of public funds.

Mr. Ahmed Mian soomro: So, let them reject if they feel no worth of it. How many years should it continue like that. In the meantime, look at the inflation that is going on.

Mr. Chairman: That would happen always even if the project had been started and they had advanced the first loan. Till such time that they complete the project, inflation would be there, and it has

[Mr. Chairman]

to be reckoned with. So, the motion is not pressed. I think, it is time to disperse for evening prayers and we will meet at quarter to eight. So, we adjourn to meet again at quarter to eight.

[The House adjourned for Maghrib prayers]

[The House reassembled after interval with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair]

جناب چیرمین : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ! کارروائی کا آغاز کرتے ہیں تحاریک التوائ کے ٹائم میں کچھ وقت باقی تھا اور دو تحاریک التوا بھی رہتی ہیں اور دونوں جناب طارق چوہدری صاحب کے نام پر ہیں وہ ان کو پیش کر دیں ۔

(ii) *RE:* RECOVERY OF ARMS FROM QUAID-E-AZAM UNIVERSITY HOSTEL, ISLAMABAD

جناب محمد طارق چوہدری : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ آج کے اجلاس کی کارروائی روک کر قومی دلچسپی کے اس اہم ترین واقعہ کو زیر بحث لایا جائے کہ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے ہوسٹل میں پولیس کے چھاپے کے نتیجہ میں بیشمار خطرناک اسلحہ برآمد ہوا ہے جس کے نتیجے میں متعدد طالبعلموں کو گرفتار کر لیا گیا ہے وفاقی دارالحکومت میں واقع اس اہم ترین اعلیٰ تعلیمی درسگاہ میں جدید ترین اور خطرناک اسلحہ کی موجودگی طلبا میں خطرناک حد تک بڑھتے ہوئے تشدد کے رجحان کی عکاسی کرتی ہے ۔ لہٰذا یہ رجحان نہ صرف تعلیمی ماحول بلکہ قومی سلامتی کے امور کو بھی خطرناک حد تک متاثر کرتا ہے اس واقعہ سے پورے ملک میں شدید بے چینی پیدا ہوئی ہے ۔ اس تعلیمی ادارے میں تعلیم حاصل کرنے والے طالب علموں کے والدین شدید ذہنی اذیت کا شکار ہیں ۔ لہٰذا اس مسئلے کو زیر بحث

لاکر اس خطرناک رجحان کے لئے ضروری اقدامات تجویز کیے جائیں۔

جناب چیئرمین: ایڈمیسیبلٹی کے بارے میں کچھ فرمانا چاہیں تو فرمائیں۔

جناب محمد طارق چوہدری: جناب عالی! یہ نہایت فوری توجہ طلب ایک قومی مسئلہ ہے پچھلے کئی برس سے مجموعی طور پر تمام تعلیمی اداروں، ہوسٹلوں میں اس طرح کی گڑبڑ کے واقعات ملتے رہے ہیں اور بعض جگہوں پر خطرناک ڈاکو اور لوگ ہوسٹلوں میں، تعلیمی اداروں میں پناہ حاصل کرتے رہے ہیں اور اب یہ رجحان بڑھتے بڑھتے اسلام آباد جیسے پرامن شہر تک پہنچ گیا ہے اور ہمیں اس رجحان کو ایک وسیع تناظر میں دیکھتے ہوئے آئندہ کے لئے اقدامات اٹھانا ہوں گے، طالب علموں کی سیاسی سرگرمیوں پر اگرچہ پابندیاں لگا دی گئی ہیں لیکن میرا یہ خیال ہے کہ ان پر یہ پابندیاں لگانے کی ضرورت نہیں تھی ان کی ایکٹیویٹی کو channalize کرنے کی ضرورت ہے اور ان کی غیر تعلیمی سرگرمیوں پر اگر پابندیاں لگیں گی تو ان کا اظہار بھی کسی اور طریقے سے ہوگا۔ یہ غالباً ان کی فراغت ہے اور غیر تعلیمی سرگرمیوں میں رکاوٹ کا جو مسئلہ ہے اس کے نتیجے میں یہ ایک بڑا خطرناک رجحان پیدا ہو رہا ہے میں یہ چاہوں گا کہ وزیر تعلیم اس کے لئے کوئی وقت مقرر کریں تاکہ اس پر تفصیل سے بحث ہو اور کوئی بہتر حل جو ہے وہ ہم نکال سکیں۔

Mr. Chairman: Thank you. Jenab Minister Sahib.

Syed Sajjad Haider: Sir, the issue raised by the honourable Member pertains to the law and order situation basically. He has expressed his anxiety and concern pertaining to the occurrence of yesterday's happening which essentially relates to law and order and I would seek your permission to request my colleague, Mr. Nasim Ahmed Aheer. He would be the most appropriate person to represent the Ministry of Interior and to give a reply to that.

جناب چیئرمین: جناب آہیر صاحب۔

ملک نسیم احمد آہیر: پہلے تو میں جناب طارق چوہدری صاحب کا انتہائی ممنون ہوں کہ انہوں نے اس مسئلے کی طرف اس ایوان، اور ایوان کی معرفت قوم کی توجہ مبذول کرائی، اور مجھے اس بات کی بھی انتہائی خوشی ہے کہ جناب طارق چوہدری صاحب جو خود سٹوڈنٹ لیڈر رہ چکے ہیں اور کسی زمانے میں وہ ڈنڈا بردار فوج کے سربراہ ہوتے تھے جس کی ابتدا انہوں نے کالج کے دنوں میں کی تھی اب وہ خدا کے فضل و کرم سے اتنی پھلی پھولی ہے کہ وہ کلاشنکوف تک جا پہنچی ہے۔ جناب یہ بات عرض کرتے ہوئے میں بڑا دکھ محسوس کرتا ہوں کہ کچھ سیاسی رہنماؤں نے، کچھ سیاسی جماعتوں نے اپنے چھوٹے چھوٹے مفادات کی خاطر ہمارے تعلیمی اداروں کو مکمل طور پر اسلحہ خانہ بنا کر رکھ دیا ہے اور جس سے میرا خیال ہے کہ اس قوم کا ہر درد مند شہری بڑا فکرمند ہے۔

جناب والا! جہاں تک قائداعظم یونیورسٹی کا تعلق ہے میں چونکہ میں وزیر تعلیم بھی رہا ہوں اور پچھلے ڈیڑھ سال سے اس مسئلہ سے نمٹتا رہا ہوں میں نے قومی سطح پر بھی قوم کی توجہ اس طرف مبذول کرائی اور میں نے وائس چانسلرز کی ایک کمیٹی قائم کی تھی جس نے تمام سیاسی جماعتوں کے سربراہوں اور سیاسی لیڈروں سے ملاقات کر کے اس مسئلے کا کوئی مستقل حل نکالنے کی کوشش کی ہے، جناب والا! آپ کی اجازت سے ایڈمیسبلٹی پر بھی آؤں گا ویسے تو یہ ایڈجرنمنٹ موشن بنتی نہیں ہے، میں اس پر بات کروں گا لیکن چونکہ یہ ایک اہم قومی نوعیت کا مسئلہ ہے اس لئے میں آپ کی اجازت چاہوں گا کہ میں اس پر تھوڑی سی روشنی ڈال سکوں۔

جناب چیئرمین: پھر بہتر طریقہ یہ ہو گا کہ اگر اس پر کبھی پہلے بحث نہیں ہوئی

اور یہ مسئلہ آپ بھی سمجھتے ہیں کہ قومی نوعیت کا ہے اور خاصا اہم ہے اور آپ نے چوہدری صاحب کا شکریہ بھی ادا کیا تو اس کو دو گھنٹے کی بحث کے لئے منظور کر لیتے ہیں۔

ملک نسیم احمد آہیر: جناب اس میں ایک رکاوٹ ہے، وہ رکاوٹ یوں ہے کہ قائداعظم یونیورسٹی میں یہ گڑبڑ ۶ اور ۷ مئی کو ہوئی اور رات کو مجھے وائس چانسلر صاحب نے بتایا کہ وہاں دو مختلف متحارب دھڑوں میں فائرنگ ہو رہی ہے تو میں نے فوری طور پر ان کو کہا کہ آپ یہاں پولیس میں اس کی اطلاع کریں اور میں نے بھی ان سے رابطہ قائم کیا۔ جناب چانسلر سے بھی یہ بات ہوئی اور فوری طور پر رات کو ہم نے اس پر کارروائی کی اور ہم نے ۳۴ طلباء کو گرفتار کیا جن سے یہ اسلحہ برآمد ہوا جناب یہ اسلحہ ایک کلاشنکوف، ایک سٹین گن بارہ بور کی ایک گن، ۹ ریوالور، پسٹل بتیس بور کے ۶ پسٹل بائیس بور کے ۳، اور خنجر ۲، پر مشتمل ہے، اب اس کے بعد یہ مقدمہ باقاعدہ عدالت میں چلا گیا ہے۔ اور جہاں تک یونیورسٹی کا تعلق تھا اس نے اس پر ایکشن لیا اکیس طلباء کو ہم نے وہاں سے rusticate کیا اور باقی سات کے خلاف ہم نے پولیس کارروائی کی۔ اب جناب یہ مسئلہ جو ہے وہ عدالت کے زیر غور ہے subjudice ہے اور subjudice ہونے کی وجہ سے رول ۷۱ کلاز (ایل) کے تحت۔

"Rule 71 (1) It shall not relate to a matter pending before any court or other authority performing judicial or quasi-judicial functions."

So, Sir, these are the reasons for which I oppose the admission of this motion, otherwise I would have no objection at all. So since the matter is subjudice. If the honourable Member wants to discuss the student problem I have no objection whatsoever, it must be debated in the Senate, in the National Assembly because this is an issue which relates to the whole nation. It is an issue which relates to the future of

[Malik Nasim Ahmed Aheer]

Pakistan. So, I would like to have it debated in these two august bodies, the sovereign bodies, the supreme bodies of people of Pakistan. But at the same time as far as this motion is concerned Sir, I oppose it because the matter is subjudice.

Mr. Chairman: Can the Minister for Justice throw some light on this. Would it really prejudice the case if it is debated here in the House? I don't want to go against the rules and I don't want to set up wrong precedents either, I think, you know that, but the matter is important, I think if in some other form and since the honourable Minister is offering that he is prepared to debate it in some other context, can some other way be found because the issue is really important it does not pertain to Quaid-e-Azam University alone I think it is a problem throughout our educational institutions.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, since the matter is subjudice and this precise motion relates to a definite matter which has been brought for consideration, thus we might be setting up a wrong precedent but I think the discussion can take place on a motion which the Minister can move and we can have a two hour discussion on it.

Mr. Chairman: Will that be acceptable to the Minister.

Syed Sajjad Haider: Do I have your permission Sir?

Mr. Chairman: Please.

Syed Sajjad Haider: Mr. Chairman, I would be only too delighted to have the issue of student community discussed in this august House and that would also assist and enable us to formulate a policy and to arrive at the conclusion as to what course of action would the House prescribe. Because the situation pertaining to the affairs of the unions and inspite of the fact that we have imposed a ban the situation is certainly alarming. It does not only relate and confine itself to the Quaid-e-Azam University, it is a matter which relates to almost all the federating provinces of the country, and I would be only too delighted provided one of the Members is interested in moving or if you would direct me I would be only too happy to initiate it.

Mr. Chairman: I think to get over the technical difficulty of the case being subjudice, the best course would be for you to move a motion that this problem should be discussed and some suitable opportunity may be found. I think in view of this assurance probably Chaudhary Sahib would not press his motion.

جناب محمد طارق چوہدری: یہ تو جی ویسے بھی میں نئے وزیر کی پہلی رونمائی کی نذر کرتا ہوں اور مجھے توقع ہے کہ آئندہ ......

Syed Sajjad Haider: I am indebted Sir.

Mr. Chairman : Thanks. The next will have to be adjourned because Mr. Zain Noorani who was supposed to deal with this, has another engagement and he had requested that this should be postponed. If Chaudhary Sahib does not insist on moving it.....

جناب محمد طارق چوہدری: ٹھیک ہے جی۔

Mr. Chairman: Right. So we come to the regular business of the House.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, may I with your permission make a statement.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, my adjournment motion has been put off to the next day which was joined with Mr. Javed Jabbar.

THE ENFORCEMENT OF SHARIA BILL, 1985

Mr. Chairman: It was not for today and I think the time after Half an hour is also over for adjournment motions. Now, consideration of the Bill to enforce Sharia in the country. Item 2.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, this is the next item on the agenda. We are today at the stage where the second reading was to begin. In this context some amendments have been moved by the movers themselves which means that they feel that some amendments are necessary in their own draft which was presented to the Senate. There are also certain other amendments by other honourable Members of this House. Since the movers are not here and they have announced a boycott, it would be appropriate that we do not take up consideration

[Mr. Wasim Sajjad]

of this Bill. We would like that they should be present when this matter is discussed and I do hope that they would realize their obligations to the Senate and to the people whom they represent and they would make their presence in the Senate in due course and it would be appropriate that we take up the matter at that time. So, if your honour agree Sir, this may be pended till the honourable movers come back to the Hosue.

Mr. Chairman: I have no objection but I will have to ask for the sense of the House. Personally I consider that this is a gracious gesture on the part of the Government to postpone consideration of this Bill.

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! جب سے شریعت بل اس ہاؤس میں move ہوا ہے بہت زمانہ ہو گیا اس بل کو حکومت مسلسل مؤخر کرتی چلی آرہی ہے اور یہ اس کی خواہش تھی جو معقول تھی کہ کسی طرح کوئی بیچ کا راستہ نکل آئے اور محرکین کے ساتھ مل کر کوئی متفقہ مسودہ اس ایوان میں پیش کیا جا سکے لیکن اس طرح کی تمام کوششیں اب تک رائیگاں گئی ہیں اور مستقبل میں بھی اس طرح کی کوئی امید نہیں ہے کہ کوئی متفقہ مسودہ اس ایوان میں دونوں اطراف سے پیش کیا جا سکے۔ دریں اثنا قوم بری طرح اس شریعت بل کی وجہ سے تقسیم ہو چکی ہے شیعہ حضرات شدومد سے اس کی مخالفت کر رہے ہیں بریلوی مکتب فکر کے حضرات اس میں بری طرح divided ہیں، سیاسی گروہ جس کی قیادت مولانا شاہ احمد نورانی کے ہاتھ میں ہے وہ اس کے سخت مخالف ہیں اسی طرح دیوبندی جماعت میں بھی تقسیم ہے مولانا فضل الرحمان جو جمعیت علمائے اسلام کے سربراہ ہیں وہ اس کے شدید مخالف ہیں اور اہل حدیث تو پوری جماعت اس کے خلاف احتجاجی مظاہرے کر رہی ہے اگر حکومت یہ سمجھتی ہے کہ اسے تاخیر کر کے مسلسل مؤخر کر کے وہ کوئی مقصد حاصل کر سکتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ غلطی پر ہے قوم تقسیم در تقسیم ہوتی چلی جائے گی اور وہ منافرت کے جذبات جو مختلف مذہبی گروہوں میں پیدا ہو چکے ہیں ان کی وجہ سے تصادم تک کی نوبت آ جائے گی اس

لئے میں محترم وزیر قانون سے گزارش کروں گا کہ وہ وقت ضائع نہ کریں آج اگر وہ اسے نہیں لے رہے نہ لیں لیکن وہ ہمیں یہ یقین دھانی کرائیں کہ آئندہ سیشن میں وہ شریعت کا فیصلہ کریں گے جو بھی صورت ہو اگر شریعت محاذ کے حضرات اس ایوان میں آتے ہیں، خوش آمدید، نہیں آتے تب بھی ہاؤس کے اراکین جو جذبات رکھتے ہیں اور یقیناً وہ اسلام کے خلاف جذبات نہیں رکھتے ان ترامیم کے ساتھ جو اس میں ضروری سمجھی جاتی ہیں شریعت بل کو پاس کر دیا جائے۔ اس لئے میں ان سے گزارش کروں گا کہ از راہ کرم وہ سیاسی مصلحتوں کی وجہ سے اسے معرض تاخیر میں ڈالنے سے گریز کریں، اور یہ عہد کریں کہ سینیٹ کے آئندہ سیشن میں کم سے کم وہ قوم کو اس تنازعہ سے نجات دلائیں گے۔

Mr. Chairman: Would you like to say something Mr. Wasim Sajjad?

جناب وسیم سجاد: جناب والا! میں صرف یہ وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ حکومت نے اگر اس سلسلے میں تاخیر کی ہے تو وہ عوام کے مفاد میں اور اس ملک کے مفاد میں کی ہے ہماری خواہش شروع سے یہ رہی ہے کہ بل افہام وتفہیم سے متفقہ طور پر consensus سے اور ایسی consensus سے جس کو پاکستان کی میجارٹی تسلیم کرے پاس ہو جائے ہماری کوشش صرف یہی ہے۔ اور مولانا صاحب نے جس کا ذکر کیا ہے کہ قوم اس کی وجہ سے تقسیم ہو رہی ہے۔ تو اس کا ہمیں احساس ہے اسی لئے ہم چاہتے ہیں کہ شریعت کے نام پر قوم تقسیم نہ ہو شریعت کا نام اتحاد کا نام ہے۔ شریعت کے نام کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان کے تمام مسلمان اس چیز پر متفق ہوں کہ یہ شریعت ہے اور ہم اس کو نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بل موجودہ شکل میں اس چیز کو پورا نہیں کرتا۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ان سے مل بیٹھ کر افہام وتفہیم سے ایک ایسا ذریعہ نکالا جائے کہ سب لوگ اس سے متفق

ہو جائیں ۔ شکریہ جناب ۔

جناب چیئرمین: ہاؤس کی کیا رائے ہے کہ یہ postpone کیا جائے (وقفہ) ٹھیک ہے آئندہ اجلاس میں اس کو پھر لے لیں گے next item. ریزولیوشنز۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب والا! آپ کی اجازت سے میں بھی یہی تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں سید عباس شاہ صاحب پاکستان سے باہر ہیں اور چھٹی پر ہیں اور آج تشریف فرما نہیں ہیں تو یہ قرار داد بھی ان کی موجودگی میں لی جائے ۔

Mr. Chairman: The House recommends that the Government may lay the World Bank Report.

اس پر آپ کو کوئی اعتراض ہے ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جی ہاں ۔

جناب چیئرمین: پھر تو بحث ملتوی ہو سکتی ہے ۔ ٹھیک ہے ۔ جب وہ آجائیں گے تو دوبارہ لے لیں گے ۔

Mr. Chairman: Next. Further discussion on the following resolution moved by Malik Fariudllah Khan:

> "This House recommends that Shakai Area of South Waziristan Agency be accorded the status of Tehsil Headquarter".

ملک فرید اللہ خان: جناب چیئرمین، اس قرار داد کے متعلق حکومت کے ساتھ ہماری مفاہمت ہو چکی ہے اس لئے میں اسے withdraw کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین: اچھا very good ، کیا مفاہمت ہوئی ہے؟

ملک فرید اللہ خان: انہوں نے جناب ہمیں یقین دھانی کرا دی ہے کہ .....

جناب چیئرمین: تحصیل بنے گی؟

ملک فرید اللہ خان: جی ہاں ۔

جناب چیئرمین: اچھا ، اگلی تحریک نمبر ۶ ، قاضی حسین احمد کے نام پر ہے ۔

Item No. 6 on the Orders of the Day. He is not in the House.

(*Pause*)

I think Bills do not lapse but I will look this up.

Next item No. 7. Nawabzada Jehangir Shah Jogezai.

I am told that the earlier Resolution in the name of Malik Faridullah Khan was moved in the Hosue.

Malik Faridullah Khan: Yes it was moved.

Mr. Chairman: If it was moved in the House then it becomes the property of the House and you can withdraw it only with the leave of the House.

Does the honourable Member has the leave of the House to withdraw it?

(The leave was granted)

Mr. Chairman: Right. Next Nawabzada Jehangir Shah Jogezai.

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگزئی: جناب والا! آج کی پارٹی میٹنگ میں ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس بل کو کمیٹی ریویو کرے گی۔ لہٰذا میں اگلی مرتبہ اسے موو کروں گا۔

Mr. Chairman: So, you are not moving for leave right now?

Nawabzada Jehangir Shah Jogezai: Not today, Sir.

Mr. Chairman: Then, we come to Resolutions. Maulana Kausar Niazi to move his Resolution at item No. 12. Yes. please.

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! پہلے تو میں تصحیح کرنا چاہتا ہوں کہ میرے ریزولیوشن کے یہ اصل الفاظ نہیں ہیں جو اس ایجنڈے میں درج کئے گئے ہیں اس میں سینیٹ کے ساتھ ساتھ میں نے نیشنل اسمبلی کو بھی شامل کیا ہے۔

جناب چیئرمین : اس کے متعلق میں آپ کو عرض کر دوں کہ ہمارا یہ خیال تھا کہ اس ہاؤس کا یہ کوئی اختیار نہیں ہے کہ وہ نیشنل اسمبلی کے بارے میں رائے دے۔ نیشنل اسمبلی چونکہ ایک sovereign body ہے اگر وہ خود اپنے طور پر کچھ کرنا چاہئے تو ضرور کرے۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! جہاں تک سفارش کا تعلق ہے، ہم گورنمنٹ کو کوئی بھی سفارش کر سکتے ہیں۔ ہم کوئی فیصلہ تو نہیں کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : جب دوسرا ہاؤس موجود ہے تو وہ خود بھی اپنی سفارش کر سکتا ہے اگر وہ یہ چاہتا ہے۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! یہاں ہم دنیا جہان کے مسائل پر ریزولیوشن لا سکتے ہیں۔ اگر ہم یہ کہیں کہ قومی اسمبلی اور سینیٹ، دونوں کے اجلاسوں کے بارے میں یہ کیا جائے، تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی بار ہے۔

جناب چیئرمین : لیکن اگر یہاں پر اس کی ابتداء ہو جاتی ہے تو پھر نیشنل اسمبلی بھی اسے فالو کرے گی۔ اس وقت ہم نے اس مسئلہ کو دیکھا تھا۔

مولانا کوثر نیازی : جیسا آپ مناسب سمجھتے ہیں۔

جناب چیئرمین : میں نے particularly خود اس کو اسی angle سے دیکھا تھا کہ یہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

RESOLUTION; *RE:* LIVE TELECAST OF SENATE'S PROCEEDINGS

Maulana Kausar Niazi: I move:

"This House recommends that the proceedings of the Senate be telecast live on the television net work in the country".

Mr. Chairman: The resolution is that:

"This House recommends that the proceedings of the Senate be telecast live on the television net work in the country".

Kazi Abdul Majid Abid: Opposed.

Mr. Chairman: Right. Yes Maulana Kausar Niazi.

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! ایک ترقی پذیر اور جمہوریت کی طرف جانے والے ملک کی حیثیت سے ہماری ترجیحات میں یہ بات سرفہرست ہونی چاہیے کہ ہم اپنے منتخب اداروں کو مضبوط کریں اور ان کی مضبوطی کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان کی کارگزاری سے ووٹر کو یعنی عوام کو آگاہ رکھیں۔ اس وقت صورت یہ ہے کہ ہمارا ٹیلی ویژن، کرکٹ میچوں کو زرکثیر خرچ کر کے دکھاتا ہے۔ کھلاڑی ہمارے قومی ہیروز ہیں یا پھر artists کی پروجیکشن پر زور ہے جب ٹی وی ایوارڈز دیئے جاتے ہیں تو ان محفلوں کو live telecast کیا جاتا ہے۔ ایک ایک لطیفہ، ایک ایک قہقہہ سامعین کی نذر ہوتا ہے لیکن سیاستدان غریب کانٹوں بھرے راستے پر چلتا ہے۔ وہ مختلف اطراف سے آنے والے تیروں سے لہولہان ہوتا رہتا ہے اس کی کوئی بات ادھورے الفاظ میں کبھی کہیں چھپ بھی جاتی ہے، اس کے ووٹر کو یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ جسے ہم نے منتخب کیا تھا وہ وہاں جا کر ہماری نمائندگی کا حق کہاں تک ادا کر رہا ہے۔ پھر پے درپے مارشل لاء اس ملک میں لگتے ~~رہے~~ ہیں اور ان کی وجہ سے سیاست ایک شجر ممنوعہ بن چکی ہے۔ سیاستدانوں کی اس بے رحمی سے کردار کشی ہوتی رہی ہے کہ اب اس کوچہ میں کسی صاحب صلاحیت آدمی کا قدم رکھتے ہوئے کلیجہ کانپتا ہے زمینداروں اور وڈیروں کی بات البتہ دوسری ہے اور میں اس طبقہ میں بھی اچھے لوگوں کے وجود کا اعتراف کرتا ہوں مگر ان مستثنیات کو چھوڑ کر میں یہ کہتا ہوں کہ اکثر سیاست کے اندر وہی لوگ آتے ہیں جن کا کوئی

[Maulana Kausar Niazi]

نظریہ نہیں ہوتا، کوئی نصب العین نہیں ہوتا۔ بلکہ محض حکومت کا ساتھ دینا ان کا مشن ہوتا ہے اس وجہ سے انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ اگر کسی ایوان میں ہیں اور ان کی کارکردگی ان کے عوام تک نہیں پہنچتی ہے تو اس سے انہیں کیا فرق پڑے گا۔ لہذا وہ اس botheration میں پڑتے ہی نہیں ہیں انہیں یہ فکر ہی لاحق نہیں ہوتی لیکن جو غریب لوگ غلطی سے پہنچ جاتے ہیں اسمبلیوں کے اندر، ان کو یہ غم کھائے رہتا ہے کہ وہ قوم کی جو ترجمانی کر رہے ہیں۔ وہ ان کے ووٹروں تک پہنچے تاکہ انہیں معلوم ہو کہ ہم عوام کا حق نمائندگی ادا کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، اس کی ایک صورت یہ ہے کہ چونکہ ٹی وی ایک بہت powerful instrument ہے اس پر اس ایوان کی کارگزاری اور ایوانوں کی کارگزاری live telecast ہو تو لوگوں کو یہ معلوم ہوگا کہ ہمارے منتخب ادارے کیا رہے ہیں کن بحثوں میں مشغول ہیں کون کون سے مسائل وہاں اٹھ رہے ہیں۔ اس سے جہاں عوام کی تربیت ہوگی، عوام میں سیاسی شعور پیدا ہوگا، عوام میں مسائل کا ادراک ہوگا وہاں نمائندوں کو بھی یہ طمانیت ہوگی کہ ان کی بات عوام کے کانوں تک پہنچ رہی ہے۔ یہ شکایت بھی رہتی ہے کہ ان ایوانوں میں کورم مکمل نہیں رہتا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر کارروائی live telecast ہو رہی ہو تو یہ کورم ٹوٹنے کا مسئلہ پیدا نہیں ہوگا کیونکہ منتخب نمائندوں کو پتہ ہوگا کہ ہمیں دیکھنے والے موجود ہیں۔ وہ آنکھیں موجود ہیں کہ جو ہمیں پہچانتی ہیں اور اگر ہم ایوان سے اٹھ کر چلے گئے کورم ٹوٹ گیا تو اس کی وجہ سے عوام ہم سے بدظن اور بدگمان ہو جائیں گے اور اسی طرح اگر یہ کارروائی live telecast ہو رہی ہو تو ایوان کی فضا بھی سنجیدہ رہے گی کوئی نازیبا بات نہیں ہوگی اس لئے کہ سب کو پتہ ہے کہ عوام کی نگاہ احتساب ہمیں دیکھ رہی ہے، ہمیں جانچ رہی ہے، ہمیں پرکھ رہی ہے اس طرح گویا اجلاس کا ماحول باوقار ہو جائے گا اور یہ فائدہ بھی

اس ایوان کو پہنچے گا کہ اس کی کارروائی اس انداز سے چلے گی کہ جس انداز سے قواعد چلانا چاہتے ہیں۔

جناب والا! میں پچھلے دنوں جاپان کے دورے پر گیا تھا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ جس زمانے میں وہاں پارلیمنٹ کا اجلاس ہوتا ہے وہاں تمام پروگرام معطل کر دیئے جاتے ہیں اور یہ اجلاس کئی کئی گھنٹوں پر محیط ہوتے ہیں ہمارے ہاں تو اجلاس پھر تین ساڑھے تین گھنٹے ہوتا ہے، وہاں چھ چھ، سات سات، بلکہ نو نو گھنٹے کے اجلاس بھی میں نے دیکھے ہیں اور ان اجلاسوں کے دوران ٹیلی ویژن اپنی کارروائی معطل کر کے فقط ایوان کی کارروائی telecast کرتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہاں جاپانی عوام کتنے شوق سے اس پروگرام کو دیکھتے ہیں۔ کیونکہ انہیں سیاسی شعور ہے اور وہ تمام تفریحات سے کہیں زیادہ یہ چاہتے ہیں کہ انہیں اپنے قومی نمائندوں کی کارگزاریوں کا علم ہو۔

ابھی امریکہ میں جناب چیئرمین! آپ کو معلوم ہے کہ ایران کو اسلحہ فراہم کرنے کے ضمن میں جو انکوائری جاری ہے اور جو کئی کئی گھنٹوں پر محیط ہے۔ وہ روزانہ live telecast ہو رہی ہے اور تمام ٹیلی ویژن، وہاں تو ٹیلیویژن ان گنت ہیں۔ اسے دیکھ رہے ہیں۔ کیونکہ انہیں یہ احساس ہے کہ عوام کو معلومات ہونی چاہئیں تاکہ وہ حکومت کا احتساب کر سکیں مجھے معلوم ہے کہ برطانیہ میں ایسا نہیں ہوتا وہاں کیمرے ایوان میں داخل نہیں ہو سکتے لیکن اس کا سبب یہ ہے کہ وہاں جمہوریت کی روایات اتنی پختہ ہیں اتنی مستحکم ہیں کہ ان کو اس چیز کی ضرورت ہی نہیں ہے وہاں اخبارات کو آپ اٹھا کر دیکھیں تو وہ دو، دو صفحے پارلیمنٹ کی کارروائی کے لئے وقف رکھتے ہیں وہاں اس طرح کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ ملک اب جمہوریت کا سرچشمہ بن چکا ہے اور اگر وہ کارروائی ٹیلی کاسٹ نہ بھی کریں تو اس کو اس سے کوئی

[Maulana Kausar Niazi]

فرق نہیں پڑتا یہی طرزِ عمل بعض دوسرے ملکوں کا بھی ہے کہ جو اپنے عوام کو باخبر رکھنے کے لئے ٹیلیویژن پر اپنے ایوان کی کارروائی دکھاتے ہیں لیکن یہاں ایوان کی کارروائی نہیں بلکہ سیاسی نوعیت کے جو جلسے اور تقریریں دکھائی جاتیں ہیں وہ فقط اربابِ اقتدار کی، ان کی گھنٹے گھنٹے دو دو گھنٹے کی تقریریں، خشک پریس کانفرنسیں، خواہ وہ سائنسی تقریب کی ہو، خواہ وہ کسی ریاضی یا ہندسے کے مسئلے پر بول رہے ہوں وہ یہ تمام و کمال دکھائی جاتی ہیں لوگوں کو خواہ اس سے دلچسپی ہوتی ہے یا نہیں ہوتی لیکن ایوان کے اندر جو کارروائی یا جو کارگزاری ہوتی ہے اس سے عوام کو کاملاً ظلمت میں رکھا جاتا ہے تاریکی میں رکھا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ کہا جا سکتا ہے کہ وقت کی کمی ہوتی ہے اور ٹیلیویژن اور بھی پروگرام پیش کرتا ہے۔ وہ اس کے لئے وقت کی گنجائش نہیں پاتا لیکن مجھے یاد ہے کہ ہمارے زمانے سے اس کے لئے یہ اہتمام کیا جا رہا تھا کہ ٹیلیویژن کا ایک دوسرا چینل کھول دیا جائے۔ تاکہ کم سے کم اس چینل سے تعلیمی نوعیت کے پروگرام اور یہ جو پارلیمانی سرگرمیاں ہیں اور کارروائیاں ہیں ان کو نشر کرنے کا وقت میسر آ سکے۔ مجھے جہاں تک معلوم ہے کہ اب بھی یہ تجویز حکومت کے زیرِ غور ہے اور وہ اس کے لئے کوشش بھی کر رہی ہے اتفاق سے ٹیلیویژن کے پروگرام اس وقت ایک پرانے صحافی اور تجربہ کار اخبار نویس کے ہاتھ میں ہیں قاضی عبدالمجید عابد صاحب جو بہت پرانے اخبار نویس ہیں اور انہیں ذرائع ابلاغ کے سارے پہلوؤں پر عبور حاصل ہے، میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ بجائے اس تحریک کو oppose کرنے کے، اصولی طور پر اتفاق کر لیں اور یہی وعدہ اگر وہ کر لیں کہ دوسرا چینل عنقریب ٹیلیویژن کا کھولا جائے گا اور اس پر یہ کارروائی لائیو ٹیلی کاسٹ کی جائے گی، تو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری آج کی قرارداد کا مقصود حاصل ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین! ان وجوہ کی بنا پر اور ان معروضات کو آپ کے سامنے پیش کرنے کے بعد میں اُمید رکھتا ہوں کہ اراکین سینیٹ اس قرارداد کی تائید کریں گے۔ شکریہ!

Mr. Chairman: Thanks. Any other honourable Member for or against the resolution.

جو بولنا چاہیں ...... جناب وزیر صاحب۔

قاضی عبدالمجید عابد (وزیر اطلاعات ونشریات): بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین صاحب! مولانا کوثر نیازی صاحب جیسے مانے ہوئے ایک مقرر کی طرف سے جو دلائل ان کی تجویز کی تائید میں پیش کئے گئے ہیں مجھ میں اتنی صلاحیت تو نہیں ہے کہ میں صحیح طور پر ان کا جواب دے سکوں۔ مولانا صاحب ایک بہت ہی پرانے دیرینہ سیاستدان اور پارلیمنٹیرین کی حیثیت سے خود بھی عرصے تک وزیر اطلاعات ونشریات رہ چکے ہیں، تو اس زمانے میں بھی انہوں نے اس چیز کی ضرورت محسوس نہیں کی کہ سینیٹ یا پارلیمنٹ کے دوسرے ایوان یعنی قومی اسمبلی سے نشریات کو براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا جائے۔ جناب والا! صحیح صورت حال یہ ہے کہ دنیا کے بیشتر ملکوں میں جہاں جمہوریت پوری آب وتاب سے چمک رہی ہے وہاں کبھی کہیں بھی پارلیمنٹ کی کارروائی کو براہ راست ٹیلی کاسٹ نہیں کیا جا رہا جاپان شاید ایک ہی مثال ہو سکتا ہے جس کا ذکر مولانا نے فرمایا باقی اور جگہوں پر یونائیٹڈ سٹیٹس یا یونائیٹڈ کنگڈم میں جو کہ جمہوریت میں ایک مرکزی حیثیت رکھتا ہے وہاں بھی کارروائی براہ راست ٹیلی کاسٹ نہیں کی جاتی اور نہ ہندوستان میں ہو رہی ہے اب یہاں ہمارے وسائل محدود ہیں۔ مولانا صاحب نے مجھے موقع دیا ہے کہ میں یہ کہہ کر جان چھڑاؤں کہ جب دوسری چینل ہماری کام میں آئے گی تو اس وقت کے لئے حکومت کی طرف سے کوئی وعدہ کروں کہ اس وقت پارلیمنٹ کی کارروائی کو براہ راست

[Kazi Abdul Majid Abid]

ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا۔ میں اس قسم کا کوئی مستحکم وعدہ تو نہیں کر سکتا لیکن اس وقت اس معاملے پر غور ضرور ہو سکتا ہے حالات کے تحت، اور مشاورت کے ساتھ دونوں ایوانوں کے نمائندوں کے ساتھ مشاورت کر کے کوئی ایسی سبیل نکل آئی تو اس پر لازماً غور کیا جا سکتا ہے لیکن کسی قسم کا مستحکم وعدہ دینا حکومت کی طرف سے، جس سے حکومت اس وعدے کی پابند ہو جائے، تو میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں۔ کہ کچھ commit کروں پاکستان ٹیلی ویژن کی جو موجودہ کیفیت ہے اسکے مطابق صرف چار گھنٹوں کی روزانہ اس کی ٹیلی کاسٹ ہوتی ہے زیادہ سے زیادہ سات گھنٹے ٹیلی کاسٹ ہوتی ہے اس میں جتنے بھی پروگرام ہیں سب کو سمونا پڑتا ہے۔ تو گزارش یہ ہے کہ اس میں بھی کافی وقت دونوں ایوانوں کی کارروائی کو دینے کے لئے سپیشل رپورٹوں کے ذریعے بھی اور خبروں میں بھی گنجائش پیدا کی جاتی ہے جس میں عوام اپنے منتخب نمائندوں کی کارکردگی سے کافی حد تک روشناس ہوتے رہتے ہیں اس کے باوجود اگر موجودہ حالات میں ان پروگراموں میں کوئی اضافے کی گنجائش ہوئی یا نکل سکی تو اس پر غور کیا جا سکتا ہے، دوسرے چینل کے شروع ہونے کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی اس کی گنجائش نکلی اور حالات نے اجازت دی تو اس پر بھی غور کیا جا سکتا ہے لیکن جیسے میں نے عرض کیا کہ میں کوئی یقینی وعدہ نہیں کر سکتا۔

میں جناب چیئرمین صاحب! ایوان کی کارروائی کے علاوہ بھی پاکستان ٹیلی وژن کو جو کہ ابلاغ کا بہت ہی اہم وسیلہ ہے اس کی ذمہ داریاں بہت ساری ہیں۔ بہت سارے پروگراموں کو اپنے ہاں جگہ دینی پڑتی ہے بین الاقوامی خبریں بھی اس میں دینی پڑتی ہیں۔ بین الاقوامی حالات پر بھی تبصرے کئے جا سکتے ہیں اور ملکی حالات کے مختلف پہلوؤں پر بالخصوص تعلیم کے فروغ پر اور اصلاحی پروگراموں پر بھی کافی وقت اس کو صرف کرنا پڑتا ہے۔ تو میں مولانا صاحب سے گزارش

کروں گا کہ ہم ایوان میں بیٹھ کر ابھی کوئی حتمی فیصلہ کریں، بہتر یہ ہوگا کہ وہ اپنی اس تجویز کو واپس لے لیں، اور ایوان سے باہر ہم اس پر اچھی طرح گفت وشنید کریں پھر کوئی صورت نکل آئی تو اس میں جہاں تک میری ذات کے تعاون کا سوال ہے یا میری حکومت کا بھی تو حکومت ہر حال میں چاہتی ہے۔ اور خود اس بات کی منتظر ہے کہ ہم عوام کو جتنا بھی زیادہ سیاست سے مانوس کر سکیں ان کی سیاسی سوجھ بوجھ میں جتنا بھی اضافہ کر سکیں ان کو سیاسی حالات سے زیادہ سے زیادہ جتنی بھی واقفیت فراہم کر سکیں ہم انتہائی خوش دلی کے ساتھ کرنے کو تیار ہیں اور یہ میری حکومت کی بھی منشا ہے۔ میری بھی منشا ہے کہ ہمیں عوام کو جو تربیت دینی ہے، جو اس کو سیاسی تعلیم دینی ہے اس کے لئے ہمیں جو بھی اپنے موجودہ ذرائع ابلاغ ہیں ان کا زیادہ سے زیادہ استعمال کر کے عوام کی رہنمائی کرنا ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ مولانا صاحب اس وقت اس پر اصرار نہ کریں اور اس تجویز کو فی الحال واپس لیں اس پر ہم ایوان سے باہر بیٹھ کر گفت وشنید کر سکتے ہیں اور اگر کوئی اچھی صورت نکل آئی تو پھر اس کو تجویز کی شکل میں ایوان کے سامنے بھی لایا جا سکتا ہے شکریہ!

جناب چیئرمین: جناب مولانا صاحب!

مولانا کوثر نیازی: جناب اب قاضی صاحب ہمارے بڑے بھائی ہیں اور وہ چاہتے بھی ہیں کہ کوئی رستہ نکلے تو میں فی الوقت ان کے کہنے پر یہ ریزولیوشن واپس لیتا ہوں اور انشاءاللہ ہم باہر مل جل کر دونوں آپس میں تبادلۂ خیال کرنے کے بعد زیادہ موزوں اور زیادہ مناسب شکل میں نیا ریزولیوشن موو کرنے کی کوشش کریں گے۔

Mr. Chairman: Thanks. Since the resolution was moved, I think, it requires the leave of the Senate that it should be withdrawn. Does the House give leave to Maulana Sahib, to withdraw the resolution?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Right. Next Mr. Javed Jabbar. Not present. Next is also in the name of Mr. javed Jabbar.

Then No. 15, Malik Faridullah Khan. He has also gone.

The next again is in the name of Maulana Kausar Niazi.

RESOLUTION ; BUDGET TO BE LAID BEFORE THE SENATE ALSO

Maulana Kausar Niazi: Sir, my resolution is that:

> "This House recommends that from the next financial year the national budget be laid before the Senate also and its approval by the Senate be made obligatory by making suitable changes in the relevant article of the Constitution."

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Opposed, Sir.

مولانا کوثر نیازی : جناب چیئرمین ! اس ملک میں دو ایوان قائم کرنے کے پیچھے جو فلسفہ کام کر رہا ہے وہ یہ ہے کہ اس ملک کے چار صوبوں میں سے ایک صوبے کی آبادی بہت زیادہ ہے اور اگر یہاں صرف ایک ایوان ہو تو ہمیشہ اسی صوبے کے نمائندوں کی اکثریت اس ایوان میں ہو گی اور وہی صوبہ حکومت بنائے گا اور باقی تین صوبے ہمیشہ احساس محرومی میں مبتلا رہیں گے۔ اسی احساس محرومی کے خطرے کے پیش نظر اس وقت کے آئین سازوں نے یہ طے کیا کہ دو ایوان ہوں اور ایوان بالا کے اندر تمام صوبوں کی مساوی نمائندگی ہو۔ اس مساوی نمائندگی کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ وہ صوبہ جو ایوان زیریں کے اندر اکثریت رکھتا ہے اس ایوان کے اندر وہ باقی تین صوبوں کے بالمقابل اقلیت بن کر رہ گیا

ہے اور کوئی قانون کوئی بل چونکہ اس ایوان کی اپروول کے بغیر پاس نہیں ہو سکتا اس لئے وہ خطرہ ٹل گیا ہے کہ ایک صوبہ اس ملک پر راج کر رہا ہے اور باقی صوبے اس کے زیر نگیں ہیں۔ لیکن جناب چیئرمین! آئین کا یہ فلسفہ، آئین کی یہ سپرٹ اس وقت تک پوری نہیں ہو سکتی جب تک اس ایوان بالا کے دائرہ کار میں مالی معاملات بھی نہیں دے دیئے جاتے کیونکہ چاروں صوبوں کی نمائندگی اور یکساں نمائندگی رکھنے والا یہ ایوان اگر مالی معاملات میں بجٹ کے معاملات میں کوئی آواز نہیں رکھتا تو پھر اس کے جو ووٹرز ہیں وہ مطمئن نہیں ہو سکتے اور وہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا جس کے لئے یہ ایوان قائم ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کہا جائے چونکہ یہ ایوان indirectly elect ہوا ہے اس لئے اس کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ میں کہتا ہوں اگر اس مقصد کے لئے اس ایوان کو direct بنانا ضروری ہو تو ہمیں اس پر بھی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن اصل زور اس بات پر ہے کہ بجٹ اور اس سے متعلقہ مباحث، مالی معاملات، وہ اس ایوان کے اندر آنے چاہئیں اگر آپ اس ایوان کو مؤثر بنانا چاہتے ہیں۔ اگر اس کو محض ایک ڈیبیٹنگ سوسائٹی بنائے رکھنا مقصود ہے تو پھر بات دوسری ہے لیکن بجٹ اس ایوان کے اندر لازماً پیش ہونا چاہیے تاکہ اس ایوان کا وقار بڑھے اور اس ایوان کو صحیح معنوں میں اپنے صوبوں کے عوام کے احساسات اور ان کے مفادات اور ان کے حقوق کی نگہداشت، نگرانی اور ترجمانی کرنے کا موقع مل سکے۔

جناب چیئرمین! یہ ایک ایسی ضرورت ہے کہ اس کے لئے ہمیں آئین میں ترمیم کرنی پڑے گی لیکن اگر قومی اسمبلی کو یہ کہا جائے کہ ایوان بالا کو بھی اس میں شریک کرنا مقصود ہے اس لئے یہ آئینی ترمیم ضروری ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ قومی اسمبلی کو اس سے کوئی انکار ہو اگر یہ دقت ہو کہ قومی اسمبلی کے بجٹ پاس کرنے کے بعد،

[Maulana Kausar Niazi]

پھر سینیٹ کا اجلاس بلانا پڑے گا اور پھر یہ بہت طویل عمل ہو جائے گا تو میں یہ بھی تجویز کرتا ہوں کہ ہم آئین میں جو ترمیم لائیں اس میں یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ بجٹ پاس کرتے وقت دونوں ایوان پارلیمنٹ کی صورت میں ملیں تاکہ وقت بچ جائے اور ایک ساتھ دونوں ایوان اس کی تکمیل میں اور اس کی approval میں شریک ہو سکیں۔ مجھے احساس ہے کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو پارٹی پالیٹکس سے بالا ہے اور اراکین سینیٹ نے فرداً فرداً کبھی بھی جب مجھ سے اس موضوع پر بات کی ہے وہ اس خامی کو، اس کمی کو محسوس کرتے ہیں اب جبکہ میں نے قرارداد کی صورت میں ان کا یہ مدعا اس ایوان میں پیش کیا ہے، مجھے امید ہے کہ وہ اس کی کاملاً تائید کریں گے تاکہ ایوان بالا کو مؤثر بنایا جا سکے اور صوبوں کے مالی مفادات کی تمام تر نگہداشت اور نگرانی اور ترجمانی اور ان کے مفادات کا تحفظ کرنے میں یہ ایوان اپنا کردار ادا کر سکے۔

جناب چیئرمین: شکریہ! جناب شیریں دل خان صاحب۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی: شکریہ چیئرمین صاحب۔ میں اس قرارداد کی تائید کرتا ہوں اور یہ کہنے کی جسارت کرتا ہوں کہ nominated Senate ۱۹۲۰ میں money Bills کو ڈسکس کر سکتی ہے۔ یہ تو elected Senate ہے اس کو کرنا چاہیے اور جیسے مولانا صاحب نے فرمایا ہے اگر پریذیڈنٹ صاحب کا جو ایڈریس ہے۔ اس کو پارلیمنٹ میں پیش کیا جا سکتا ہے تو چاہیے کہ یہ بجٹ بھی پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے اور پارلیمنٹ میں ڈسکس کیا جائے ہمیں کسی آئینی ترمیم کی ضرورت نہیں پڑے گی چھوٹے صوبے، خاص کر جو تین ہیں ان کو واقعی احساس محرومی ہے۔ بجٹ کا سینیٹ میں ڈسکس ہونا یا جائنٹ سیشن میں ڈسکس ہونا ایک ضروری امر ہے اور میں سمجھتا ہوں اس سے پاکستان کا استحکام ہوگا اور یہ پاکستان کے لئے بہتر ہوگا شکریہ!

جناب چیئرمین: میں اتنا عرض کر دوں کہ اگر پارلیمنٹ کے سامنے آپ نے بجٹ پیش کرنا ہے تو آئینی ترمیم پھر بھی ضروری ہو گی کیونکہ بہت کلیئر پروویژن ہے کہ

The budget can only be laid before the National Assembly.

An honourable Member: So, Sir, we must amend the Constitution.

جناب چیئرمین: وہی میں عرض کر رہا تھا کہ اس غلط فہمی میں آپ نہ رہیں اور وہ جو Constitution provision ہے کسی ایک رولنگ میں میں نے بہت تفصیلاً اس کا تقابل کیا تھا ہندوستان کے آئین کے ساتھ جو آپ حضرات کو یاد ہو گا۔ حسن اے شیخ صاحب۔

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, under Rule 71(k) "A motion shall not be admissible if it relates to a matter which can only be remedied by legislation"

Mr. Chairman: We are talking of resolution. It is not an adjournment motion.

Mr. Hasan A. Shaikh: Yes, Sir. But a resolution cannot be moved when the remedy is by way of legislation and which he can move himself.

Mr. Chairman: There are separate provisions governing the resolutions. If you refer that, I think, there is no bar to making a recommendation on a particular subject as long as it is within the jurisdiction of this Hosue.

If you refer to the chapter on Resolutions.

Mr. Hasan A. Shaikh: Yes it is chapter 11, Sir.

Mr. Chairman: Chapter 11. There is nothing which comes in the way of moving of this resolution.

Mr. Hasan A. Shaikh: No, it is not primarily concern of the Government of Pakistan. It is a concern of the National Assembly and Parliament, therefore, it is not primarily the concern of the Government of Pakistan. Therefore, under Rule 115(2) this resolution cannot be moved. He can move a resolution which shall relate to a matter which is primarily the concern of the Government or to a matter in which Government has substantial financial interest. Now, this is not primarily concern of the Government, it is everybody's concern. I can move an amendment.

Mr. Chairman: You mean to say that the Government has no interest in the budget.

Mr. Hasan A. Shaikh: No, substantial financial interest. Not merely no interest, no substantial financial interest. The Government has no substantial financial interest in this.

Mr. Chairman: What is a budget?

Mr. Hasan A. Shaikh: This is matter, which should relate to a matter in which there is primarily the concern of the Government or to a matter in which a Government has substantial financial interest. In placing budget before the Senate there is no primary financial interest, of the Government. It may have in the budget itself but his plea is that the budget should be placed before the Senate as well as before the National Assembly. That plea is not correct.

Mr. Chairman: The questions how the budget should be presented, how the budget should be passed, how it should be debated etc. are the primary concerns of the Government.

Mr. Hasan A. Shaikh: No, Sir. My submission is it is everybody's right. I can move an amendment to the Constitution.

Mr. Chairman: This means that the Government is something out side the everybody.

Mr. Hasan A. Shaikh: No, the Government is something......

Mr. Chairman: The Government represents this country, the Government represents the 90 million people.

Mr. Hasan A. Shaikh: Yes, but when I have got the power, I have got the authority, I have got your permission to move....

Mr. Chairman: This is what the honourable Member is recommending to the Government that please do this. I don't think there is anything constitutionally wrong.

Mr. Hasan A. Shaikh: Constitutionally I don't think it is permissible.

Mr. Chairman: Any way you are entitled to your own view.

مولانا کوثر نیازی : مگر جناب چیئرمین .....

جناب چیئرمین : میرے خیال میں وہ ہو گیا ہے ان کو سننے دیں ۔

مولانا کوثر نیازی : نہیں صرف میں یہ کہتا ہوں کہ یہ نکتہ اٹھانے کا وقت بھی گزر چکا تھا جب میں نے پیش کیا تھا۔ اسی وقت کھڑے ہو کر عظیم ماہر قانون فرماتے اب تو وہ موقع نہیں رہا ۔

Mr. Chairman: ابھی وہ اپوز کر رہے ہیں ۔ He is speaking for and against

وہ وقت نہیں گزرا

He can still oppose it

یہ پوائنٹ میرے خیال میں صحیح نہیں تھا۔

Mr. Wasim Sajjad, are you wanting to say something.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I just wanted to bring to your notice a passage in 'Kaul's' book on page 552, where Sir, earlier on they say:

> "A resolution recommending to the Government to bring forward new legislation or amendment of an existing enactment is admissible."

[Mr. Wasim Sajjad]

But then further on he says, Sir:

> "Resolutions, *inter alia,* on the following subjects have been disallowed:
>
> > Severance of diplomatic relations in normal peace time; amendments to the rules; events in another country; taxation measures; amendment of the Constitution;"

So, whereas it appears that the resolutions recommending legislation have been allowed, resolutions recommending amendment to the Constitution have been disallowed under this.

Mr. Chairman: Unfortunately we are speaking at times with what I would call, "forked tongues". This very House passed a Bill amending the Constitution in great details sent it to the Lower House and now we are saying that the House is not entitled to make a recommendation with regard to amendment of the Constitution. I really don't understand and that was also on the basis of a resolution moved earlier. So, please be consistent in these matters.

Mr. Wasim Sajjad: No Sir, I just thought and I brought it to your notice and it is also.....

Mr. Chairman: No. No. I know this. Actually before we admit a resolution we consider all the rules regulation, practices, procedures elsewhere. You are entitled to oppose the resolution but I think nothing is wrong with the moving of the resolution. You can reject it, you can throw it out, that is your privilege.

Mr. Wasim Sajjad: No, Sir, I just thought, it is a settled point Sir. Earlier on when Maulana Sahib had moved a resolution saying that the Assembly debates should be telecast, that is the National Assembly's debate, an observation was made and correctly so that we should not say anything regarding the National Assembly.

Mr. Chairman: Right.

Mr. Wasim Sajjad: Because they can deal with it. So, if of course the resolution is only to the effect that they are asking the Senate to do something, that is one thing.

Mr. Chairman: No.

Mr. Wasim Sajjad: But when they say, amendment of the Constitution, now that involves two Houses that is a 2/3rd majority here and a 2/3rd majority in the National Assembly.

Mr. Chairman: But firstly he is asking for the rights of this House to be restored in a way so that this House can serve the exact purpose for which it was being created and for which it was created. I think whether we acknowledge it or we do not acknowledge it but part of the gratitude for whatever the Senate can do today belongs to the Martial Law regime. They brought out amendments, I would just give you one example, the Bills can now originate regarding of the category of Bills in the two Houses and the two Houses in that respect have been brought more or less at par. Now, this was not there before at the time when the Constitution was framed but if the idea is that matters which are of concern to the Provincial Government that this House is also entitled to debate etc. whether the Government accepts, this House accepts or not but the motion primarily has been moved to get some additional rights for this House and of course whatever the consequences they will have to be then gone through.

Mr. Wasim Sajjad: Yes Sir, on that of course Mian Sahib will make his....

Mr. Chairman: I am just referring to this.

Mr. Wasim Sajjad: But I just thought Sir, to bring to your notice that here to the extent that we are asking by a resolution something from the National Assembly that may not be....

Mr. Chairman: We are not asking from the National Assembly, please.

Mr. Wasim Sajjad: That may be inappropriate....

Mr. Chairman: It is not that, we are not asking anything from the National Assembly.

Mr. Wasim Sajjad: No Sir, an amendment would involve....

Mr. Chairman: Within the frame-work of the Constitution one honourable Member and may be the House or more honourable Members want to have some additional rights and privileges for this House. This is perfectly in order nothing wrong with this. When it goes to the National Assembly the National Assembly can throw it out. The Government itself may not agree to moving an amendment in the National Assembly or to bring about a constitutional amendment Bill, that is the privilege of the Government but the moving of the resolution, I think, is right. I remember that on the very first day when we met, I think, way back in March 1985, a number of honourable Senators now they are not here some of them, Zohri Sahib for example, moved that type of representation this is, on the one hand the Government tells us and the Constitution says that we have equal representation and the rights of the provinces have been restored etc. etc. regardless of their size, regardless of their resources, regardless of their political affiliations etc., and on the other hand on the most vital issues we cannot do anything. Professor Khurshid, I think, he wrote a long article on this and it appeared in the Press also, exactly stressing the same point. So as for the moving of the resolution is concerned I think there is nothing wrong with this and I would reiterate that before we accept a resolution we go into the legality and the constitutionality of this very thoroughly but it is your privilege, it is your right to reject it if you don't want to pass it.

Mr. Wasim Sajjad: No Sir, that of course after Mian Sahib has made his reply, the House will take a decision but I just thought I will emphasise Sir, that here in this resolution a recommendation is being made that the Articles of the Constitution be amended. Now, the one view point which was expressed by an honourable Member earlier on during the debate was that within the existing Constitution is it permissible or not, that is a separate question, but asking the amendment of the Constitution means that we are recommending something to the National Assembly to do. This would be on the same lines as.....

Mr. Chairman: No. No. Please. Please. I think the constitutional amendment they can again (that this type of a Bill) originate in either House, it can originate in the Senate, it can originate in the Assembly. There is no bar on this House moving a constitutional amendment Bill, if the Government so wishes, it is a different matter that it would require passage in both the Houses by 2/3rds majority and if there is a difference of opinion between the two Houses that is also the end of the Bill.

Mr. Wasim Sajjad: And therefore Sir, because it requires a 2/3rds majority in the National Assembly this is not an obligation of the Government, it can be of the Assembly's.

Mr. Chairman: He is only recommending, it is not the obligation of the Assembly. He is only recommending that this House should recommend to the Government that this should be done. Well the House can reject it.

Mr. Wasim Sajjad: Supposing Sir, the Government accepts the recommendation what can we do?

Mr. Chairman: The Government can bring a Bill into this House.

Mr. Wasim Sajjad: Supposing we don't have 2/3rds majority then on this issue what we do?

Mr. Chairman: Then it would be rejected. And in that case the honourable course.....

Mr. Wasim Sajjad: We are placing....

Mr. Chairman: Depending on the emphasis which the Government attaches to these things, if the Government on a Bill like this is defeated.....

Sardar Khizar Hayat Khan: Point of order, Sir.

Mr. Chairman: Let us hear the point of order.

سردار خضر حیات خان : جناب والا ! اگر جناب وزیر قانون صاحب کی contention مان لی جائے تو اس کا مطلب ہے کہ سینیٹ آئین میں کوئی ترمیم پیش ہی نہیں کر سکتی۔

Mr. Chairman: Now, I think somehow there is a misunderstanding that in asking for additional rights or privileges for this House we are taking away, we are snatching something from the National Assembly. The Constitution does neither belong to this House nor to the national Assembly. It belongs to the Parliament as such or for that matter to the nation as such and when somebody is asking for more powers for a particular limb of the Parliament I think there is nothing wrong or irregular about it.

Mr. Wasim Sajjad: I think, Sir, a distinction must be made...

Mr. Chairman: You can oppose the motion itself but saying that the motion is inadmissble, I think, that is not inadmissible.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, another point. An observation was made that if the Government cannot get the Constitution amended then it should leave the office. Now, I would say, Sir, that by the grace of God today the Government has a two/thirds majority but any Government may not have it. If you have a majority support in the National Assembly the Government will be formed by that party and, therefore, normally if you ask the Government to get a constitutional amendment through, it may be asking some thing for the impossible. It is an unusual situation today. We are grateful to the Almighty Allah that this Government is blessed with this majority but normally this may not be so.

Mr. Chairman: I am crediting the Government with this much sense that they would not agree to a measure in the form of a Constitutional Amendment Bill in this Hosue if they think that they would not have and they would not command the two/thirds majority required either in this House or in the other House. Then they would be making a point of ridicule, something actually a joke of themselves. So, this I am crediting the Government that they would not accept this

recommendation but here when you are saying that the motion itself or the resolution itself should not have been moved or this is inadmissible that, I am afraid, I cannot accept.

Mr. Wasim Sajjad: I have stated the point, Sir.

Mr. Chairman: Any other one? Somebody opposing it or speaking for or against?

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: میں اس کے حق میں ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، جی، مخالفت میں بولیں یا اس کے حق میں بولیں یہ آپ کی مرضی ہے یہ آپ کا حق ہے کہ آپ ضرور بولیں۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: یہ ہے کہ Bi-cameral House کے متعلق یہ ہے کہ سارے صوبوں کی نمائندگی مساوی ہو اور ہمیں صرف اس لئے debar کیا ہوا ہے کہ ہمیں financial باتوں پر کوئی حق نہیں ہے یہ تو ویسے بھی زیادتی ہے سارے ہاؤس کا یہ خیال ہے کہ ہمیں یہ اختیارات ملنے چاہئیں تاکہ ہمیں بجٹ کے اوپر اختیارات ہوں اور اپنے صوبے کے لئے بات کر سکیں۔ وہ تو میجارٹی والے صوبے ہیں اور میجارٹی والے صوبے ہم سے ہمیشہ بجٹ زیادہ کر لیتے ہیں تو میں اس کے حق میں ہوں اور اس ریزولیوشن کی میں تائید کرتا ہوں۔۔

Mr. Ali Nawaz Khan Talpur: Sir, I think Maulana Sahib has brought in a very good Resolution and the Government should be quite magnanimous in accepting it. I support it, Sir.

Mr. Chairman: This is entirely for you but let me tell you that the Resolution has very serious implications both for this House, for the country and for everybody. I think you should not be in a hurry to pass this Resolution. it should be debated at length. Consider the implications, consider the pros and cons and then come to a decision and a judgement. We do not want, in fact this would become a poitn of

[Mr. Chairman]
privilege again that a Resolution which has been passed by this House has not been implemented. Although the rulings are different but still it can be a point of grievance at least for some honourable Members.

تو اس کو سوچ لیں کہ کیا کرنا ہے ۔ کیا نہیں کرنا ہے ۔

Mir Hussain Bakhsh Bangulzai: I do agree with the ideas of the Chair.

Mr. Chairman: This also requires, may be that you have to discuss it in your party what attitude the Government should take in this.

Mr. Hasan A. Shaikh: It has been discussed.

Mr. Chairman: Well, then it is upto you. If you are ready I am here to listen to you and then ultimately I will have to put the question.

(Interruptions)

میری کوئی تجویز نہیں ہے میں آپ کو Pros and Cons بتا رہا ہوں کہ بعد میں پھر گلہ نہ رہے کہ کوئی چیز جلدی میں ہوئی اور ہم سمجھے نہیں اور پھر وہ بہانے وغیرہ ہی ہوتے ہیں ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : تو جناب پھر اس کے بعد کی تاریخ میں ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Chairman: It has been moved. It is now the property of the House.

مولانا کوثر نیازی : اگر حکومت اس پر مزید غور کرنا چاہتی ہے تو اس کو مؤخر کر دیں ۔

(Pause)

Chairman: Then it is agreed that it should postponed to some other date.

اچھا اب آگے چلانا ہے یا ختم کریں۔

<u>معزز اراکین</u>: پوسٹ پون کر دیں۔

Mr. Chairman: Well, the House stands adjourned to meet tomorrow at 10.00 a.m. Thank you.

[The House adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Monday, August 3, 1987]

PCPPI—3125(87) Senate—11-7-89—300.